اردو غزل

اور ہندستانی موسیقی

ڈاکٹر شفق سوپوری

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُردو غزل
اور
ہندوستانی موسیقی

ڈاکٹر شفق سوپوری

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی ۶

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

© جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

"URDU GAZAL AUR HINDUSTANI MOUSIQI"

by

Dr. Shafaq Sopori

Ph: 0194-2313281, Mob: 09419001693
Email: dr.shafaqsopori@gmail.com

Year of Edition 2011
ISBN 978-81-8223-863-3
Price Rs. 300/-

نام کتاب : اُردو غزل اور ہندوستانی موسیقی
مصنف : ڈاکٹر شفق سوپوری
سنِ اشاعت : ۲۰۱۱ء
تعداد : ۵۰۰
قیمت : ۳۰۰ روپے
کمپوٹر کمپوزنگ : امتیاز شرقی
مطبع : عفیف آفسیٹ پرنٹرس، دہلی۔۶

-:ملنے کے پتے:-

☆ شب خون کتاب گھر، پوسٹ بکس نمبر 13، الہ آباد۔211003
☆ ایجوکیشنل بک ہاؤس، شمشاد مارکیٹ، علی گڑھ
☆ کتاب گھر، مولانا آزاد روڈ سرینگر/ کنال روڈ جموں

Published by

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE

3108, Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)
Ph: 23214465, 23216162, Fax: 0091-11-23211540
E-mail: info@ephbooks.com,ephdelhi@yahoo.com
Website: www.ephbooks.com

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

انتساب

نہایت عقیدت کے ساتھ

شمس الرحمٰن فاروقی کے نام

جن کے سایۂ شفقت میں میرے ادبی ذوق کی پرورش ہوئی

ہو تم رسولِ سخن ، میرؔ تھا خدائے سخن

(کاوشؔ بدری)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شگوفہ غالیہ بوگشت و بادِ گل رنگ است

ہوائے بادۂ صافی و نغمۂ چنگ است

(حضرت امیر خسروؒ)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مصنّف ایک نظر میں

نام : عبدالقیوم ختائی

قلمی نام : شفقؔ سوپوری

مقامِ پیدائش : محلّہ عشہ پیر صاحب، سوپور کشمیر

تعلیم : ایم۔فل، پی۔ایچ۔ڈی (کشمیر یونیورسٹی)

پیشہ : Associate Professor، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (حکومتِ جموں وکشمیر)

پتہ : ڈبلیو۔۱۰، تُلسی باغ کوارٹرس، سرینگر کشمیر (انڈیا)

فون : 0194-2313281، 09419001693

ای میل : dr.shafaqsopori@gmail.com

تصانیف

۱۔دلِ خاک بسر (غزلیات) 1989ء

۲۔بیتے موسموں کے دُکھ (گیت) 1992ء

۳۔موسیقی، شاعری اور لسانیات (تنقید وتحقیق) 2001ء

۴۔دشت میں دُور کہیں (غزلیات) 2007ء

۵۔مخزنِ موسیقی (تنقید وتحقیق) 2009ء

۶۔اردو غزل اور ہندوستانی موسیقی 2011ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تالیف: اشاریہ شیرازہ اُردو، جموں وکشمیر کلچرل اکیڈیمی (1962 تا 2008ء)

اِدارت: اکادمی (خبرنامہ، جموں وکشمیر کلچرل اکیڈیمی (2006 تا 2009ء)

زیرِ ترتیب:

- شعری مجموعہ (اردو)
- دل کی امیدواریاں: (طنز ومزاح)
- شعری مجموعہ (کشمیری)

اعزازات

۱۔ ''دشت میں دُور کہیں'' پر جموں وکشمیر کلچرل اکیڈیمی کا سال 2008ء کے لئے بہترین کتاب کا ایوارڈ۔

۲۔ مہجور فاؤنڈیشن کشمیر کی طرف سے خلعتِ مہجور، برائے سال 2008ء

○○○

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حرفِ آغاز

شاعری اور موسیقی، خاص کر ہماری شاعری اور ہماری موسیقی کا رشتہ بیان کرنا آسان نہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ شعر میں موسیقیت ہوتی ہے لیکن وہ کہاں سے آتی ہے؟ شعر کی بنیاد موزونیت پر ہے اور موزونیت دوسرا نام ہے تال یعنی Beat کی ترتیب کا۔ تال میں وزن ہوتا ہے مگر سُر نہیں ہوتا۔ کسی بھی تال کو کسی بھی سُر کے ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ یعنی سُر کا کام راگ کو قائم کرنا ہے اور تال کا کام ہے راگ کی سنگت کرنا۔ لہٰذا شعر کی موسیقی کو راگ کا اظہار نہیں کہہ سکتے۔ کوئی بھی شعر کسی راگ میں گایا جا سکتا ہے۔ لیکن ہر شعر کیلئے ہر تال مناسب نہیں ہوتی۔ مغربی عروض کے ماہرین تو سرے سے اس بات کے منکر ہیں کہ شعر میں کوئی ایسی موسیقی ہوتی ہے جسے ہم موسیقی کی اصطلاحوں کے ذریعہ بیان کر سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ جو کہا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ بقول آئی۔ اے۔ رچرڈس (I.A.Richards) جس شعر میں معنی زیادہ ہوں گے یا جس شعر کے معنی زیادہ اچھے ہوں گے وہ شعر موسیقیت کے اعتبار سے بھی ہمیں زیادہ خوبصورت معلوم ہوگا۔

یہ بات ایک حد تک صحیح ہے۔ لیکن اس کو دور تک لے جائیں تو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً جس شعر کو ہم سمجھ نہیں سکتے یا جو ایسی زبان میں ہے جسے ہم جانتے ہی نہیں تو موسیقیت کے اعتبار سے وہ ہمیں کیسا معلوم ہوگا؟ اگر اچھا معلوم ہوگا تو ظاہر ہے کہ اس تحسین میں معنی کا دخل نہ ہوگا۔

مغربی موسیقی میں راگ تو ہوتے ہی نہیں۔ صرف سُر ہوتے ہیں اور کم سے کم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

انگریزی کی حد تک ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کے یہاں بحروں کا نظام بہت ناقص اور

غیر باریک ہے۔ لہٰذا ان کے یہاں شعر کی موسیقی کی بحث کو وزن اور بحر سے بالکل الگ کر کے دیکھا جاتا ہے۔ انگریزی تنقید میں شعر کی موسیقی کے لئے Rhythm کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے اور اس کی تعریف ہے: کسی نظم کا مجموعی موسیقیاتی تاثر (Total musical effect) اس کی Rhythm کہلائے گا۔ واضح رہے کہ خود مغربی موسیقی میں Rhythm کی اصطلاح کم و بیش انہیں معنی میں برتی جاتی ہے جن معنی میں ہم ''تال'' کی اصطلاح برتتے ہیں۔ لہٰذا انگریزی شاعری کی تنقیدی اصطلاح Rhythm کو موسیقی کی اصطلاح نہ سمجھنا چاہیے۔ بہر حال، ہمارے یہاں بھی ایک بہت پُرانی اصطلاح ''روانی'' ہے جسے ہم بنیادی طور پر شعر کی موسیقی سے متعلق نہیں مانتے لیکن اس پر گفتگو الجاحظ کے زمانے سے چلی آرہی ہے کہ شعر کی روانی سے کیا مُراد ہے اور اس روانی کے اسباب یا سرچشمے کیا ہیں؟ یہ مسئلہ ابھی پوری طرح حل نہیں ہوا ہے۔

ہمارے نوجوانوں میں شفق سوپوری تنہا ہیں جو ان موضوعات پر غور و خوض کرتے رہتے ہیں۔ ان کی ایک کتاب ''شاعری، موسیقی اور لسانیات'' کچھ دن پہلے شائع ہوئی تھی اور وہ اس قدر مقبول ہوئی کہ ہاتھوں ہاتھ نکل گئی۔ زیرِ نظر کتاب میں انہوں نے کچھ اور مسائل بھی اُٹھائے ہیں۔ خاص کر غزل کے بعض شعرا نے جو بحریں برتی ہیں، ان کا تجزیہ، ان کی ردیفوں کا تجزیہ، ان کی پس آمد اور اب سب سے بڑھ کر یہ کہ مشہور مغنیوں کی گائی ہوئی غزلوں کی فہرست اور اس راگ کی صراحت، جس میں وہ غزل گائی گئی ہے۔ ان معلومات نے اس کتاب کو بہت قیمتی بنا دیا ہے۔

یہ کتاب ایک بڑی کمی کو پورا کرتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کی پذیرائی خاطر خواہ ہوگی۔

الہ آباد، اگست ۲۰۰۹ **شمس الرحمن فاروقی**

○○○

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

عرضِ مُصنّف

اعلیٰ شاعری فکر و معنی کی ندرت اور انفرادیت سے ہی نہیں، ترنّم اور موسیقیت سے بھی عبارت ہوتی ہے اور بعض اعتبار سے تو موسیقیت سے ہی شاعری کا خمیر تیار ہوتا ہے۔ ہر قسم کی شاعری موسیقیت کے عناصر کی متحمل ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ شعر اور نثر کے اثرات میں فرق ہوتا ہے اور اسی موسیقیت کی بنا پر شعر صرف معنویت کا ہی نہیں، کیفیت کا بھی اخراج کرتا ہے۔ لہٰذا شعر میں معنوی آہنگ کے ساتھ ساتھ ظاہری آہنگ بھی اہم ہوتا ہے۔ شمس الرحمٰن فاروقی نے جن اجزاء کو شاعری میں مستقل خواص کا درجہ دیا ہے ان میں شعر کی موزونیت بھی ہے اور یہی موزونیت شاعری میں موسیقیت کی بنیاد بن جاتی ہے۔ علم الشعر میں جس شے کو شعریت کہتے ہیں وہی موسیقی کا ماخذ ہوتی ہے۔ شعریت سے مراد شاعرانہ اظہار سے متعلق وہ فنی و ادبی اصول ہیں جن میں اعلیٰ منفرد خیالات کے ساتھ ہی زبان کا تخلیقی استعمال، اظہار و بیان کا جمالیاتی انداز، اوزان و بحور اور ردیف و قافیہ خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی لئے ہر بڑے شاعر کے یہاں معنویت اور شعریت کے مرکب سے ایک اچھوتی موسیقیت جنم لیتی ہے جو سطحی نہیں ہوتی بلکہ بے حد تہہ دار، پر کیف اور معنی خیز ہوتی ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پال ولیری نے شاعری کو ایک جان لیوا فن کہا ہے' اس لئے ہر شاعر نہ تو اپنی شاعری میں اعلیٰ و منفرد خیالات پیش کرنے پر قادر ہوتا ہے' نہ قابلِ قدر موسیقیت پیدا کرنے کی صلاحیت تمام شاعروں میں یکساں ہوتی ہے اور نہ ہی معنویت و موسیقیت کو توازن اور تناسب سے برتنے کا سلیقہ ہی تمام شاعروں میں ایک جیسا ہوتا ہے۔ جس طرح کسی شاعر کے کلام میں فکر کی بلندی کے مختلف اسباب ہوتے ہیں' اسی طرح کلام میں موسیقیت کی گہرائی اور تہہ داری کی متعدد وجوہات ہوتی ہیں۔ الفاظ' اوزان و بحور' تشبیہات و استعارات کے انتخاب اور استعمال کی نوعیت پر شعر کی موسیقیت کا انحصار ہوتا ہے اور جو شاعر اس بابت جتنی توجہ صرف کرتا ہے یا جس شاعر کے اندر ان عناصر کو برتنے کا جس قدر سلیقہ ہوتا ہے اس کی شاعری میں موسیقیت اسی قدر پیدا ہوتی ہے بلکہ کولرج نے کہا ہے کہ موسیقی کے انبساط کا احساس اور اس احساس کو خلق کرنے کی قوت تخیّل کا عطیہ ہوتے ہیں۔

رشید احمد صدیقی نے غزل کو اُردو شاعری کی آبرو کہا ہے۔ اُردو غزل کو آج تک اس جملے سے بڑھ کر اعزاز حاصل نہیں ہو سکا۔ رشید احمد صدیقی نے کوئی مبالغہ آمیز بات نہیں کہی ہے۔ خلیق انجم نے ان کے بیان کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے کہ ''نثر تو پڑھے لکھے لوگوں تک محدود رہتی ہے لیکن غزل نے مشاعروں' موسیقی کی محفلوں' فلموں' ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے ان ہندوستانیوں کے دل میں بھی اپنے لئے جگہ بنائی جو پڑھنے لکھنے کی نعمت سے محروم ہیں''..... سچ تو یہ ہے کہ غزل کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ وہ لوگ بھی اُردو شاعری کے عاشق ہو گئے ہیں جن کی مادری زبان اُردو نہیں ہے۔ خلیق انجم کا یہ قول درست ہے کہ برصغیر کی تمام زبانوں کے اصناف ادب میں سے سب سے زیادہ مقبولیت اُردو غزل کو حاصل ہے۔ اس علاقے کی کوئی زبان ایسی نہیں جس نے اس

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

صنفِ سخن کو نہ اپنایا ہو۔

اُردو غزل کی اس مقبولیت میں جس قدر اس کا جمالیاتی انداز کارفرما ہے اُسی قدر اس کی موسیقیت بھی اسے عوام کے دلوں کی زینت بنانے میں معاون ہے۔ یہ دراصل اُردو غزل کی ہیّت کا اعجاز ہے جس نے اسے محض شاعری رہنے نہ دیا بلکہ ہندوستان کی تہذیبی اور جذباتی زندگی کے ایک جزو کا درجہ بھی دیا۔ اس وجہ سے یہ حسن و عشق تک محدود نہ رہی۔ اس نے ساغر و مینا کے پردے میں ہر عہد کی زندگی اور پیچیدگیوں کی آئینہ داری کی ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ہماری پچھلی تین چار سو سال کی تہذیبی زندگی کے ارتقا کے واضح ترین نقوش اُردو غزل میں موجود ہیں۔

غزل اپنے تمام تر لوازمات کے ساتھ اُردو کو فارسی شاعری سے وراثت میں ملی ہے۔ اُردو شاعری میں شروع سے ہی غزل کی ہیّت اس کے اوزان و بحور، تشبیہات و استعارات، تلمیحات و کنایات، مضامین و خیالات وغیرہ داخل ہو گئے۔ عرب سے ایران ہوتی اور ہندوستان پہنچنے تک اس کو کتنے ہی انقلابات سے دوچار ہونا پڑا اور بقول کامل قریشی جب یہ طرح طرح کے ملبوسات بدل چکی تو ہندوستانی پوشاک کی سج دھج نے اسے کچھ اور ہی بنا دیا۔

ان بے شمار عناصر میں سے جنہوں نے غزل کو ہندوستانی مزاج کے قریب کر دیا، سب سے اہم عنصر ہندوستانی موسیقی ہے۔ ہندوستانی موسیقی نے غزل کو ایک ایسی جمالیاتی فضا عطا کی جس میں پنپ کر یہ عوام کے دلوں کی واردات بن گئی۔ یہی وجہ ہے کہ غزل ہر عہد میں ہندوستانی موسیقی کی ایک نمایاں، اہم، شرین، لطیف اور مقبول ترین اسلوب کے طور پر مانی گئی ہے۔ غزل کی مقبولیت کا راز اس میں مضمر ہے کہ جذبات و خیالات کی نزاکت کی لطافت بھی غزل کے زیور مانے جاتے ہیں۔ غزل اگرچہ فارسی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سے ماخوذ ہے، تاہم اس نے اُردو میں آ کر اس کے ان لوازمات اور قیود کو ترک کر دیا جو اُردو زبان کے مزاج اور قومی موسیقی سے مطابقت نہیں رکھتے تھے اور اس طرح سے غزل ہندوستانی کلچر کی ایک علامت بن گئی۔

اگرچہ اُردو غزل اور غزل گو شاعروں پر اب تک دفتروں کے دفتر رقم کئے گئے ہیں تاہم میری دانست میں غزل کی موسیقیت اور اس کے غنائی عناصر کو ہندوستانی موسیقی کے مزاج کی مطابقت کے ساتھ آج تک نہیں دیکھا گیا ہے۔ میں نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ دیکھا جائے ہندوستانی موسیقی نے اُردو غزل پر کیسے اثرات مرتب کئے اور ان اثرات کی نوعیت کیا ہے؟ اور کس طرح ان اثرات کو قبول کر کے اُردو غزل ہندوستانی کلچر کا ایک حصہ بن گئی۔ یہ دیکھنا بھی ضروری تھا کہ کس طرح اُردو غزل نے ہندوستانی موسیقی کی خصوصیات اور تقاضوں کے پیش نظر اپنی خارجی اور داخلی ہیئت میں لچک پیدا کر لی۔

میرے لئے نہایت مشکل تھا کہ اُردو کے غنائی عناصر کا عہد بہ عہد شعرا کے کلام کے حوالے سے جائزہ لیتا۔ اس میں طوالت کا زیادہ خوف تھا لہٰذا قبلہ پروفیسر گوپی چند نارنگ کی صلاح پر ولی دکنی، میر تقی میرؔ، غالبؔ، علامہ اقبالؔ اور حسرت موہانیؔ کا انتخاب کر کے ان کے کلام کے عروضی مطالعے کے ساتھ ساتھ ردیف وقوافی اور صوتی فضا کی کارفرمائی کا بھی جائزہ لیا۔ ہر شاعر کے اوزان اور ردیف وقافیہ کی ایک جدول تیار کی گئی جن کے تقابلی جائزے کے بعد مختلف فنکاروں کی گائی ہوئی غزلوں کی جدول سے ان کا تقابل کیا گیا اور ان اوزان کی نشاندہی کی گئی جو ہندوستانی موسیقی کے مزاج سے مطابقت رکھتے ہیں۔ یہی عمل ردیف وقوافی میں بھی کارفرما رہا۔

میں کسی دعوے کے بغیر اس حقیر سی کوشش کو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ مجھے اعتراف ہے کہ مجھ سے جگہ جگہ پر غلطیاں سرزد ہوئی ہونگیں۔ آپ میرے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تسامحات کی نشاندہی کیجئے میں سمجھوں گا کہ مجھے دادِ تحسین وصول ہوئی۔ اس کتاب میں جو خوبیاں ہیں انہیں میں استاذی پروفیسر حامدی کاشمیریؔ، قبلہ گوپی چند نارنگ، پروفیسر قدوس جاوید، پروفیسر قاضی غلام محمد (مرحوم)، پروفیسر رشید نازکی، پروفیسر غلام رسول ملک، پروفیسر محمد امین اندرابی (مرحوم)، پروفیسر نذیر احمد ملک، پروفیسر مجید مضمر، پروفیسر بشیر احمد نحوی، پروفیسر گلشن مجید اور اپنے بڑے بھائی غلام رسول ختائی کی کرم فرمائی سے اور خامیوں کو اپنی کم علمی سے تعبیر کرتا ہوں۔

آخر پر میں اپنے محبی و مشفقی ڈاکٹر جوہرؔ قدوسی کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں، جنہوں نے اِس کتاب کے مسودے کی تزئین میں اپنی ماہرانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اِسے شائع ہونے کے قابل بنادیا۔

ڈاکٹر شفقؔ سوپوری
ڈبلیو۔۱۰، تُلسی باغ کوارٹرس
سرینگر، کشمیر۔

○○○

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

محرم نہیں ہے تو ہی، نوا ہائے راز کا

یاں ورنہ جو حجاب ہے، پردہ ہے ساز کا

(غالبؔ)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شاعری اور موسیقی صرف فنکارانہ اظہار کے ہی ابتدائی طریقے نہیں بلکہ ان سے زمانہء قدیم کے انسان نے عام جذبات اور احساسات کو سمجھنے اور سمجھانے کا کام بھی لیا ہے۔ ان دونوں فنون کا تعلق چونکہ اصوات سے ہے لہٰذہ یہ انسان کی حسِ سماعت کو متوجہ کرتے ہیں۔ لیکن دونوں میں ایک واضح فرق یہ ہے کہ موسیقی آواز کا فن ہے جبکہ شاعری میں جذبات اور احساسات کے نکاس کے لئے لفظوں اور ان کے معنی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ مغنی تبسم کا کہنا ہے کہ شعر کو محض مسلسل اصوات کا مجموعہ قرار دینا ایک مہمل سی بات ہے(۱) لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ شعر کی ہیّت میں اصوات کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ مغنی تبسم کے اس خیال سے اختلاف بھی کیا جاسکتا ہے کیونکہ شاعر کوئی ترتیب کار نہیں ہوتا جو کاغذ پر سُروں کے مرکب رقم کر کے نغمہ مرتب کرے۔ ایلیٹ نے اس نکتے پر ایک اہم بات کہی ہے۔ ایلیٹ کا کہنا ہے کہ شاعری کی موسیقی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو معنی سے علیحدہ اپنا وجود رکھتی ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو ایسی شاعری بھی ضرور ہوتی جس میں عظیم موسیقیانہ حُسن تو ہوتا لیکن مفہوم نہ ہوتا۔ ظاہرہ مثنسات تو صرف درجوں کے فرق پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ایسی نظمیں موجود ہیں جن کو پڑھ کر ہم ان کی شاعری سے متاثر ہوتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہیں اور مفہوم از خود قبول کر لیتے ہیں۔ بالکل اسی طرح ایسی نظمیں بھی ہیں جن میں ہم مفہوم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور بغیر محسوس کئے ان کی موسیقی سے متاثر ہوتے ہیں۔ ایلیٹ نے بعض نظموں مثلاً دی یونگی بونگی بو، دی ڈونگ ودھ اے لیومینس نوز وغیرہ کا حوالہ دیا ہے جو غیر ضروری جذبوں کا اظہار کرتی ہیں۔ بقول ایلیٹ ان نظموں میں ہم موسیقی سے بھی محظوظ ہوتے ہیں جو بہت اونچے درجے کی ہے اور معنی کے متعلق غیر ذمہ داری کے احساس سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔(۲)

پروفیسر عنوان چشتی نے بار بار موسیقی کی دو قسموں کا تذکرہ کیا ہے۔ان کے مطابق شاعری اور موسیقی کا چولی دامن کا ساتھ ہے (یہ ایک آفاقی حقیقت ہے) موسیقی دو قسم کی ہوتی ہے۔ایک مجرّد آوازوں کی باقاعدہ ترتیب سے پیدا ہونے والی موسیقی اور دوسری بامعنی آوازوں یعنی لفظوں کی باقاعدہ ترتیب سے اُبھری ''لسانی موسیقی''۔عنوان چشتی کا فرمانا ہے کہ شاعری میں دونوں طرح کی موسیقیت کا سنگم ہوتا ہے' حروف کی موسیقی مجرد آوازوں کی موسیقی ہے۔ نیز الفاظ تراکیب اور مصرعوں کی موسیقی بامعنی موسیقی کے دائرے میں آتی۔اس بامعنی موسیقی میں مجرّد آواز یعنی حروف کی موسیقی لازمی طور پر ہوتی ہے۔ اس طرح شاعری میں لسانی موسیقی اور اس کی تمام قسمیں جو ہر کی طرح پیوست ہوتی ہیں۔ایک کامیاب اور باشعور شاعر اپنی شاعری میں آواز اور اشاریت کے جملہ امکانات سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ جس کو شعری آہنگ بھی کہا جاتا ہے۔ پروفیسر موصوف مزید کہتے ہیں کہ آہنگ دو طرح کا ہوتا ہے۔ایک داخلی آہنگ جس میں جذبے کا آہنگ شامل ہے اور دوسرا خارجی آہنگ جس میں حروف' الفاظ تراکیب وغیرہ کا آہنگ شامل ہے۔ بحر و قوافی کا آہنگ اس زمرے میں آتا ہے۔شعری آہنگ ان دونوں کے ایک دوسرے میں تحلیل ہو کر ایک اکائی بن جانے سے وجود میں آتا ہے۔(۳)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پروفیسر قاضی افضال نے جذبے اور تجربے کو شعری آہنگ کا جزو عظیم قرار دیا ہے، ان کے مطابق لفظ مخصوص آوازوں کی ترکیب سے خلق شدہ وہ اکائی ہے جو شعر میں صورتِ محض کی حیثیت سے بھی اس احساس کی توثیق پر قادر ہوتی ہے جس کا اظہار لفظ کی تعبیر یا اس کی دلالتوں کے ذریعہ ہُوا ہے۔ پرفیسر موصوف کا نظریہ ہے کہ تخلیقِ شعر کے جس مرحلے پر جذبہ لفظ کی شکل اختیار کرتا ہے وہیں الفاظ کی مخصوص ترتیب کے ساتھ اس کی قرأت اور اس قرأت کے دوران مختلف الفاظ پر تاکید ان کے درمیان وقفہ اور زیر و بم بھی متعین ہو جاتے ہیں۔ یہ تمام اجزاء مل کر شعر کا مخصوص آہنگ خلق کرتے ہیں جو جذبے کے بعض ابعاد روشن کرنے کے ساتھ ہی شاعر کے ردعمل اور احساس کی نوعیت کی ترسیل کرتا ہے۔ بلکہ شاعر کے تجربے کے تئیں ردعمل کے توسط سے اس کی منفرد شخصیت کے بعض اہم نقوش تک قاری کی رہنمائی کرتا ہے۔ فرماتے ہیں:

> ''شعری آہنگ کا مجرد آواز کی حیثیت سے تجزیہ اگرچہ ممکن ہے لیکن اس سے شعر کے حسن و قبح پر کوئی فیصلہ مرتب کرنے میں اس وقت تک مدد نہیں مل سکتی جب تک الفاظ کے صوتی اوصاف کا اس کے معنی سے تعلق متعین نہیں کیا جاتا۔ شاعر کے درون اٹھنے والی ''تخلیق کی موجیں'' زبان کی زمین پر اپنے مدوجزر کے وہ نقوش ثبت کر جاتی ہیں جو شعر کے آہنگ کی شکل میں ہم تک پہنچتے ہیں۔ چنانچہ جذبے کی تیزی، اس کا تحرک یا سکون شعر کے آہنگ کی معاونت سے نمایاں ہوتا ہے۔ (۴)

یہاں پر شمس الرحمٰن فاروقی کے حوالے سے ایک اہم نکتے کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے کہ شعر کی موسیقی عام موسیقی سے الگ ایک شئے ہے۔ شعر کی موسیقی یا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

موسیقیت موسیقی تو ہوسکتی ہے لیکن بعض اوقات موسیقی محض شعر نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ موسیقی میں ارادے کا دخل ہوتا ہے جبکہ شعر کی موسیقیت میں جذبے، تخیل، وغیرہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ فاروقی بلاغت کے تعلق سے بات کرتے وقت بعض اہم نکات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بلاغت اور موسیقی میں فرق قائم کرنے کے لئے اور اس بات کو مستحکم کرنے کے لئے کہ بلاغت بامعنی زبان کا تصور ہے وہ فرماتے ہیں:

''یہ کہنا ضروری ٹھہرا کہ بلاغت کے معنی ہیں کلام سے کچھ مراد لینا اور اس میں مرتبہء کمال کو پہنچنا، یعنی زبان کا بالارادہ استعمال بلاغت کی شرط ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں (جیسا کہ بعض مشرقی مصنّفوں نے اصرار کیا ہے) کہ شعر وہ کلام موزون ہے جو بالارادہ کہا گیا ہو۔ یعنی جس کو کہتے وقت قائل یعنی کہنے والے نے ارادہ کیا ہو کہ وہ شعر کہے۔ اگر ارادے کے معنی نیت کے لئے جائیں (جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے) تو ایسے تمام اشعار کو شعر کی فہرست سے خارج ہونا ہوگا۔ دراصل بلاغت میں جس بالارادہ استعمال کی شرط ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ کہنے والے نے الفاظ کو مراد قائل کا ذریعہ (یعنی خیالات کی ترسیل کا وسیلہ) تسلیم کیا ہو اور محض جذبہ یا آہنگ یا راگ کے اظہار کے لئے نہ استعمال کیا ہو جیسا کہ موسیقی میں ہوتا ہے۔ (۵)

شاعری اور موسیقی کے رشتے پر صاحبِ کاشف الحقائق نے بحث کرتے ہوئے نتیجہ نکالا ہے کہ موسیقی علم الاصوات کا ایک جزو ہے مگر اس فن سے وہی اصوات متعلق ہیں جو قوانین فطرت کے مطابق موزونیت کا حکم رکھتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ موسیقی بھی ایک قسم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کی شاعری ہے جو ان قوانینِ فطرت کی تابع ہے جن پر اصوات کی موزونیت کا مدار ہے۔ جو شخص اصواتی قانونِ فطرت سے واقف ہے اور اس سے بھی باخبر ہے کہ کیا کیا کوائفِ مطبوع اس کے ذریعہ سے پیدا ہو سکتی ہے وہ علمِ موسیقی کا عالم کہا جاتا ہے۔ پھر وہ شخص جو اصواتی قانونِ فطرت سے مطلع ہو کر اور اصوات کی کوائف سے باخبر ہو کر اصواتِ موزون کو طرح طرح پر طباعی کے ساتھ برت سکتا ہے اور اجتہادات کی قوت بھی رکھتا ہے تو ایسا ماہرِ موسیقی درحقیقت شاعر موسیقار ہے۔(۶)

عنوان چشتی کا نظریہ ہے کہ حروف محض اصوات کی علامتیں ہیں۔ موسیقی میں اشاریت کی وہ بے پناہ صلاحیت ہے جس کی علامت نگاروں کو تلاش رہتی ہے۔ مجرد موسیقی تو معانی کا وہ خفیف سا عنصر بھی نہیں رکھتی جو لفظ سے متعلق ہے۔ فرماتے ہیں:

> ''حروف اور الفاظ کی موسیقی محض آرائش کے لئے نہیں ہوتی بلکہ جذبات کی شدت کو نقطہء عروج تک پہنچانے کے لئے، کسی خیال کو ذہن نشین کرنے کے لئے اور نثر و نظم میں آواز کی اشاریت کے امکانیت سے استفادہ کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ شاعری میں اسے بحر و وزن کی یکسانیت کے تاثر کی بے کیفی میں بھی کمی ہوتی ہے۔(۷)

اس حوالے سے مغنی تبسم نے ایک اہم نکتے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ شعر میں جہاں غنائیت اور معنی ایک ہو جاتے ہیں۔ زبان اپنی غایتِ تکمیل پا لیتی ہے۔ ان کے مطابق زبان کا شعری حُسن بڑی حد تک اس کی غنائی خصوصیت پر مبنی ہوتا ہے۔ شعر کی غنایت کی تشکیل میں صوتی کیفیات، تکرار صوت، بحر کا آہنگ اور ردیف و قوافی اجتماعی طور پر حصہ لیتے ہیں۔ یعنی شاعری زبان ہی میں اپنی جڑیں رکھتی ہے جس

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

طرح سے پھل پھول اپنا وجود رکھتے ہیں''۔ زبان کے غنائی وصف اور شاعری سے اس کے گہرے تعلق کے پیش نظر شاعری کے صوتی آہنگ کا مطالعہ اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔(۸)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ الفاظ شعر کا آہنگ مرتب کرنے میں کلیدی اہمیت رکھتے ہیں۔ لفظ حروف کا ایک مجموعہ ہوتا ہے جس میں بہت سی آوازیں تحلیل ہو کر اکائی بن جاتی ہیں۔ اگرچہ لفظ اور حروف کی موسیقی دو چیزیں نہیں تاہم ان دونوں میں ایک امتیاز ہوتا ہے۔ لفظ کی موسیقی کا تعلق خیال اور جذبے کی ترنگ سے ہے اور جذبے کی ترسیل کا ذریعہ تکرارِ حروف، تجنیس، سہ حرفی صنعت، قوافی، ہم مخرج الفاظ، ہم وزن اور ہم آہنگ الفاظ ہوتے ہیں۔ پروفیسر عنوان چشتی نے ایک اہم بات کہی ہے کہ لفظ کی موسیقی محلِ استعمال اور محلِ معنی پر بھی انحصار کرتی ہے۔ کوئی لفظ نہ خوبصورت ہوتا ہے نہ بدصورت۔ یہ خصوصیت تو بس وہ جگہ متعین کرتی ہے جہاں پر لفظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہی لفظ کی کیفیت ہے۔ ایلیٹ نے البتہ کہا ہے کہ آوازوں کے نقطہء نظر سے ایک لفظ دوسرے لفظ سے کم یا زیادہ خوبصورت ہے۔ بدصورت الفاظ وہ ہیں جو اس محفل میں نہ سجیں جس میں رکھے گئے ہیں۔ ایسے الفاظ بھی ہوتے ہیں جو اپنی کرختگی یا قدامت کی وجہ سے بدصورت کہلاتے ہیں۔ ایسے الفاظ بھی ہیں جو اپنی اجنبیت یا بدنسلی کی وجہ سے بدصورت ہوتے ہیں۔ ایلیٹ کا کہنا ہے::

> ''لیکن میں اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ ایک زبان کے مسلم الفاظ خوبصورت یا بدصورت بھی ہو سکتے ہیں۔ کسی لفظ کی موسیقی دراصل نقطہء انقطاع میں مضمر ہوتی ہے۔ یہ موسیقی اولاً تو ان لفظوں کے تعلق سے پیدا ہوتی ہے جو فوراً پہلے یا فوراً بعد استعمال

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوتے ہیں اور ثانیاً غیر معین طور پر اسی کے باقی متن کے تعلق سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ اس تعلق سے بھی پیدا ہوتی ہے کہ اس متن میں اس کے فوری معنی کیا ہیں اور دوسرے متنوں سے اس کے مجموعی معنی کا کیا تعلق ہے اور پھر لفظوں کی ترتیب ونشست کا (وسیع یا محدود طور پر) کیا رشتہ اور تعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ سارے الفاظ تو بھرپور اور پر معنی نہیں ہوتے۔ یہ شاعر کا کام ہے کہ وہ بھرپور لفظوں کو کم مایہ لفظوں سے مناسب موقع پر الگ کردے۔(۹)

ایلیٹ نے ایک اہم نکتہ ابھارا کہ لفظ کی موسیقی ان لفظوں کے تعلق سے پیدا ہوتی ہے جو فوراً پہلے یا فوراً بعد استعمال ہوتے ہیں۔ اس نکتے پر شمس الرحمٰن فاروقی نے ایک اہم بحث کی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

''شبلی کا خیال بنیادی طور پر صحیح ہے کہ لفظ ایک قسم کا سُر ہوتا ہے لیکن اکیلا لفظ سُر کا سلسلہ پیدا نہیں کرسکتا۔ لفظ کے ذریعے سُر کا سلسلہ یعنی آہنگ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب اسے کچھ اور الفاظ یا آوازوں کے ساتھ مربوط کیا جائے۔ آپ ہزار بار لفظ دل کی گردان کرتے رہیئے' کوئی سُر پیدا نہ ہوگا۔ سُر اس وقت پیدا ہوگا جب آپ دل کو چند اور آوازوں کو اس طرح باندھیں کہ تمام آوازیں آپس میں ہم آہنگ ہو جائیں اور ان کا نمونہ بن جائے۔ موسیقار جب لفظ ''دل'' کو تان کے لئے استعمال کرتا ہے تو محض دل نہیں کہتا بلکہ دل ل ل ل ل کا ایک طویل سلسلہ پیدا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کرتا ہے جس میں دال زیر اور لام پیش کی مدہم آوازیں لام کی
مجرد آواز سے مربوط ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ صورت شعر میں
نہیں استعمال ہوسکتی۔(۱۰)

الفاظ کے تسلسل کے حوالے سے موسیقی کے بیان کے بعد معنی کی خصوصیت کا بیان اہم ہے۔ مجنون گورکھپوری کا کہنا ہے کہ حسن معنی کو ایک خاص قرینے کے ساتھ صورت یا مواد کو ایک مناسب ہنجار کے ساتھ ہیت عطا کرنے کا نام ہے۔ دوسرے الفاظ میں حسن صورت گری یا پیکر سازی ہے۔ موسیقی پہلا فن ہے جس نے آواز کو اپنا ذریعہء اظہار بنایا۔ خالص موسیقی میں یہ آواز سُروں کی شکل میں ہوتی ہے یعنی وہ ایسے الفاظ پر مشتمل ہوتی ہے جن کے ربط سے کوئی خاص معنی پیدا نہیں ہوتے مگر جوں جوں ایسے الفاظ استعمال ہونے لگتے ہیں جن کے ربط سے کوئی مخصوص مفہوم پیدا ہوں تو خالص موسیقی شاعری میں منتقل ہونے لگتی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب تک عظیم شاعری (نظم) اور اس کی مزید ارتقائی صورت نثر، جمیل و جلیل نثر کا تعلق ہے، دونوں کا بنیادی عنصر وہ صوتی آہنگ ہے جو معنی دار الفاظ کی ایقاعی ترتیب سے پیدا ہوتا ہے۔(۱۱)

شاعری میں آہنگ زبان کے زندہ استعمال کے تعلق سے آتا ہے۔ یہ الفاظ بول چال کے ہونے چاہیے کیونکہ بقول ایلیٹ شاعری کی موسیقی ایک ایسی موسیقی ہے جو اپنے زمانے کی تمام بول چال میں مضمر ہوتی ہے اور اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ یہ موسیقی اس عام بول چال کی زبان میں مضمر ہوتی ہے جو اس جگہ بولی جاتی ہے جہاں شاعر خود رہتا ہے۔ ایلیٹ نے مزید وضاحت کی ہے کہ حقیقتاً ہم شاعر سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ وہ صرف اس بات کو جوں توں پیش کر دے جو کچھ اسے ان زبانوں سے ملتا ہے، اس کی حیثیت دراصل مواد کی ہوتی ہے جس سے وہ اس شاعری کے تار و پود بنتا ہے۔ سنگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تراش کے لئے اس سے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اس میڈیم کا وفادار رہے جس کا اظہار کر رہا ہے اور اسے چاہیے کہ وہ انہی آوازوں سے اپنا نغمہ و آہنگ تخلیق کرے جو اُس نے سُنی ہیں۔ (۱۲)

دنیا کے ہر خطے میں شاعری کے لئے کوئی نہ کوئی پیمانہ مروج ہے۔ شاعری میں وزن کی وہی اہمیت ہے جو موسیقی میں تال کی ہے۔ وزن کو شعر میں موسیقی اور ترنم پیدا کرنے کی غرض سے ایجاد کیا گیا ہے۔ لہٰذہ ہر قسم کی شاعری کسی نہ کسی وزن کی تابع رہتی ہے۔ شعر میں موسیقیت کے حوالے سے پروفیسر گیان چند جین وزن کی افادیت یوں بیان کرتے ہیں:

> ''وزنِ شعر کا تعلق موسیقی اور ترنم سے ہے۔ جب سے شاعری موجود ہے کسی نہ کسی قسم کا وزن یا آہنگ بھی اس میں مضمر ہے..... جس طرح استادی موسیقی کی لے بندی کے لئے سُر اور تال کی بنا پر مختلف راگ بنائے گئے اسی طرح شاعری کے بولوں کو منضبط کرنے کیلئے عروض کا فن اختراع کیا گیا..... عروض وسیلہ ہے' شاعری مقصود۔'' (۱۳)

علم عروض اور اس کی اہمیت پر اب تک دفتروں کے دفتر لکھے گئے ہیں۔ کلامِ موزون پر بھی بہت بحث و تمحیص ہوئی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں مختلف نظریات بیان کئے گئے ہیں۔ شمس الرحمٰن فاروقی نے اپنی معرکتہ آرا تصنیف شعر' غیر شعر اور نثر میں کلامِ موزون پر بحث کرتے ہوئے کئی سودمند نتائج نکالے ہیں۔ علم عروض کے بارے میں انہوں نے اپنی کتاب درسِ بلاغت میں کئی اہم باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

زبان کے مطالعہ میں عروض کی کیا اہمیت ہے' اس بارے میں فاروقی فرماتے ہیں:

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''(علم عروض) میں زبان کا مطالعہ اس نہج سے ہوتا ہے کہ زبان میں آوازیں کس نمونے پر جمع ہوتی ہیں۔ یعنی الفاظ کو ادا کرتے وقت جس قسم کی آوازیں نکلتی ہیں وہ لمبی یا چھوٹی ہیں۔ کتنی لمبی آوازیں یکجا ہوسکتی ہیں، کتنی چھوٹی آوازیں یکجا ہوسکتی ہیں اور لمبی اور چھوٹی آوازوں کا بیک وقت اجتماع کس حد تک اور کس نمونے پر ممکن ہے..... لہٰذہ مطالعہء شعر عروض کے مطالعہ کے بغیر ناممکن ہے کیونکہ اشعار کی ترکیب الفاظ سے ہوتی ہے اور الفاظ مختلف النوع آوازوں کا مجموعہ ہوتے ہیں۔(۱۴)

اس کے علاوہ عروض کی افادیت یہ بھی ہے کہ شعر میں جذبات کی بہترین ترسیل کے لئے موزونیت اور موسیقیت کا عنصر بھی داخل کرتا ہے۔ ایک طبقے کا یہ بھی خیال ہے کہ شعر کے لئے موزونیت ضروری نہیں کیونکہ نثر میں بھی شاعرانہ خیالات بیان کئے جاسکتے ہیں۔ مسعود حسین رضوی ادیب فرماتے ہیں کہ یہ بات ایسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے کوئی کہے کہ سائینس کے مسائل نظم میں بھی بیان کئے جاسکتے ہیں۔ ان دونوں قوتوں میں صداقت کا عنصر غالباً برابر ہی نکلے گا لیکن یہاں اس سے بحث نہیں کہ کیا ہوسکتا ہے، دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہوتا ہے اور کیا ہونا چاہیے۔ فرماتے ہیں:

''انسان کی فطرت خود بتاتی ہے کہ شاعرانہ خیالات کا اظہار یا خیالات کا شاعرانہ اظہار اپنی تکمیل کے لئے نظم کا سہارا ڈھونڈتا ہے۔ شاعری جذبات کی ترجمانی ہے اور انسان کے گہرے جذبات فطرتاً موزونیت اور موسیقیت کے ساتھ ظاہر ہونا چاہتے ہیں۔''(۱۵)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شاعری اور موسیقی دو الگ الگ فنون ہیں جن کا کہ اگرچہ آپس میں ایک ازلی ربط ہے مگر بطور فنون ان کی ہیت اور ساخت یکسر جُدا ہے اور دونوں کے فنی اور تکنیکی تقاضے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ پروفیسر عنوان چشتی نے اس حوالے سے بہت اہم نکتہ بیان کیا ہے۔ وہ غنائی شاعری کی خصوصیات پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ غنائی شاعری سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موسیقی کی فنی اور تکنیکی خصوصیات ہوتی ہیں۔ موسیقی کا اپنا تکنیکی نظام ہے اور شاعری کا اپنا۔ غنائی شاعری کو موسیقی کے دائرے میں محدود کرنے سے اس کی وسیع خصوصیات نظر انداز ہو جاتی ہیں۔ موسیقی کی بعض خصوصیات گیت یا غنائی شاعری کی سرشت میں داخل تو ہوتی ہی نہیں اس میں شاعر جذباتی قدروں کو نغموں کی لہروں میں تبدیل کر دیتا ہے اور جذبہ کو آواز، آواز کو دُھن اور دُھن کو موسیقی بنا دیتا ہے۔ پروفیسر موصوف کے مطابق شاعر الفاظ کو موسیقی کے سانچے میں نہیں ڈھالتا بلکہ جذبہ کو مترنم الفاظ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ غنائی شاعری میں وہ خصوصیات ہیں جو موسیقی کی ہیتوں کی تشکیل کرتی ہیں۔ پھر بھی غنائی شاعری موسیقی محض موسیقی نہیں۔ اس میں تین طرح کے عناصر ہوتے ہیں۔

ا..... موسیقی کے عناصر

ب..... چھند یا بحر و قوافی کے عناصر

ج..... داخلی شاعری

یہ خیال بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ وزن اور بحر شعری ہیت کا خارجی عنصر ہے۔ اس طرح تخلیقِ فن کی قدر مشکوک ہو جاتی ہے۔ شاعری تخلیقی فن ہے اور اس کے محرک مخصوص قسم کے تخلیقی عوامل ہی ہیں۔ ایک جینوئن شاعر کے یہاں خیال کے ساتھ الفاظ کا یہ داخلی جذبے کی حرکت و حرارت کے ساتھ اوزان و بحور بھی تخلیق سے ہی لہریں مارتے نظر آتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہیں۔ ظاہری طور پر وزن و بحر ہیت کا خارجی عنصر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اوزان و بحر تخلیقی تجربے کی بنیادی خصوصیات کا اسی طرح مظہر ہے جیسے الفاظ علامت اور پیکر یا زبان کی تمام مجازی شکلیں۔

ڈاکٹر بسم اللہ نیاز احمد نے اپنی کتاب ''اُردو گیت'' میں تحقیق اور تنقید کی روشنی، میں ایک اہم بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ان کا فرمانا ہے کہ موسیقی اور شاعری اول پیدا ہوئی ہیں۔ ان کے فنون کے قاعدے بعد میں مرتب ہوئے ہیں اور حالانکہ ترتیب وتدوین نے آنے والے ماہرین فن کیلئے کچھ ساز ضرور فراہم کر دیئے لیکن یہ سانچے تخلیقی قوتوں کی حدِ آخر نہیں ہو سکتے اور ان پر حد بندیاں اور پابندیاں عائد نہیں کی جا سکتیں۔(۱۶)

راقم الحروف نے اپنی تصنیف شاعری موسیقی اور لسانیات میں اس حقیقت کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر موسیقار اپنی زبان کے بنیادی عروضی نمونوں اور بول چال کی زبان سے متاثر ہو کر ہی بہترین ترتیب کاری کے فرائض انجام دے سکتا ہے۔ اس لئے ہر شاعر کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ رموز موسیقی سے کما حقہ واقفیت حاصل کر کے آہنگ کے حقیقی جواہر سے شعر میں حسن پیدا کرے۔ لہٰذا عروض کے لئے مقامی خصوصیات کا حامل ہونا از حد ضروری ہے۔ عنوان چشتی اس بات کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

> ''عروض کو اپنے کلچر کے موافق رہنا چاہیے۔ اپنی تاریخ سے اس کا رشتہ ٹوٹنا نہ چاہیے۔ وزن دراصل شعر کی ساخت کا ایک اہم تعمیری مواد ہے' نقشہ عمارت چاہے کیسا بھی ہو' ساز و سامان اگر دیسی ہوگا تو جچے گا اور زیادہ کارآمد ثابت ہوگا۔''(۱۷)

اُردو کا عروض عربی اور فارسی سے ماخوذ ہے۔ اس عروض کے نظام میں جو شدید پابندیاں ہیں ان کو آسان بنانے کے لئے ہر دور میں کوشش کی گئی ہے۔ ایک وقت اُردو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نظامِ عروض پر سخت مجادلے ہوئے حتیٰ کہ بعض نے اس کی مخالفت بھی کی۔ مگر یہ رجحان اس واسطے صحت مند تھا کیونکہ اس تحریک کا مقصد اُردو نظامِ عروض کو سہل اور عام فہم اور کارآمد بنانا تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس کو آسان بنانے کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں اتنی زبان کے کسی شعبے میں نہیں ہوئی ہیں۔ اس کی وجہ اس نظامِ عروض کا وہ وصف ہے جو بیک وقت اس کی قوت اور کمزوری ہے۔ یعنی یہ نظام حد درجہ سائنٹیفک ہے۔

اُردو عروض کے بارے میں ڈاکٹر حامد اللہ ندوی کا کہنا ہے کہ اُردو ایک ہندوستانی زبان ہے اس کا خمیر یہیں تیار ہوا ہے۔ اس کے بیشتر قواعد ہندی سے ہی ماخوذ ہیں مگر اوزان کے معاملے میں وہ کسی وجہ سے ہندی چھند شاستر کو اپنا نہ سکی۔ اُردو شعرا نے ہر عربی فارسی اوزان میں شعر کہے ہیں۔ اس طرح کہنا چاہیے اُردو کے عروض دراصل عربی فارسی کے عروض ہیں اور تین زبانوں کے عروض میں سوائے اس کے کوئی خاص فرق نہیں ہے کہ بعض بحریں کسی ایک زبان سے مخصوص ہیں تو اکثر تینوں میں عام ہیں۔ (۱۸)

ڈاکٹر حامد اللہ ندوی اس حقیقت کو فراموش کرتے ہیں کہ اُردو زبان پر دنیا کی تین عظیم تہذیبوں (عرب، ایران اور ہندوستان) کے اثرات مرتب ہیں اور یہ کہ ایران والوں نے عربی عروض کو اپناتے وقت اپنے قومی مزاج اور آہنگ کو مدنظر رکھ کر وہی بحریں قبول کیں جو ان کی قومی موسیقی کے ساتھ مطابقت رکھتی تھیں۔ یہی عمل اُردو والوں نے بھی کیا۔ یعنی ان بحروں کو مسترد کر دیا جو زبان کے مزاج اور قومی موسیقی کے مطابق نہیں تھیں۔ پروفیسر عنوان چشتی نے اس معاملے میں قابلِ ذکر تحقیق کے بعد یہ نتیجہ برآمد کیا ہے کہ ''شعری آہنگ کے مسئلے پر ایک اور رخ سے غور کر لینا چاہیے اور وہ آہنگ کا تاریخی و تدریجی مطالعہ ہے۔ اُردو شاعری نے فارسی اور عربی سے بحر و وزن کا نظام مستعار لیا' لیکن اُردو میں وہ تمام بحریں مقبول نہ ہو سکیں جو عربی و فارسی میں مقبول رہی ہیں۔ اُردو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شاعروں نے جن بحروں کو اپنی زبان اور قومی موسیقی کے مطابق پایا انہیں قبول کرلیا اور جن میں تکلّف اور عدم مطابقت پائی انہیں رسماً اور تکلفاً برتا یا مسترد کردیا۔(۱۹)

شاعری میں موسیقیت پیدا کرنے کے لئے بحر و وزن کے بعد ردیف وقوافی کا اہم کردار ہے۔ زیادہ تر مسموع اصوات سے شاعری میں غنائیت پیدا کی جاتی ہے۔ موسیقیت کی رُو سے شعر کی آخری صوت بڑی اہم ہوتی ہے۔ عام طور پر جن ردیفوں کا اختتام لانبے مصوتوں پر ہوتا ہے ان میں زیادہ نغمگی ہوتی ہے۔ مغنی تبسم ردیف وقوافی کے آہنگ کو (جو اندرونی صوتی تنظیم سے ترتیب پاتا ہے) بحر کے آہنگ کا جزو قرار دیتے ہیں۔ وہ اس کی وضاحت یوں کرتے ہیں کہ بحر کی صوتی مقدار میں سے کچھ حصے پر ردیف وقوافی متصرف رہتے ہیں اور ان کا کچھ حصہ ان اصوات کے لئے چھوڑ دیتے ہیں جن کی تکرار نہیں ہوتی اور جو کسی خیال کو متواتر نہیں دہراتے۔ شعر کی تاثیر کے لئے جو معنویت اور نغمگی کے امتزاج سے ابھرتی ہے اس کے دونوں اجزاء میں توازن ضروری ہے۔ اسی لئے ردیف وقوافی کے آہنگ کا جائزہ لیتے ہوئے ان بحروں اور اوزان کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے جن میں وہ مندرج ہیں۔(۲۰)

شعر میں قافیہ کی کارفرمائی کے بارے میں شمس الرحمٰن فاروقی کا خیال یہ ہے کہ قافیہ سے شعر میں خوش آہنگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس میں وزن کے ساتھ قافیہ ہو تو کلام کو یاد کرنا آسان ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ قافیہ کی وجہ سے شعر کے آہنگ میں مزید دل نشینی پیدا ہوتی ہے۔(۲۱)

راقم الحروف کا ماننا یہ ہے کہ قافیہ سے زیادہ ہیّت کے اعتبار سے ردیف کا مقام اہم ہے۔ موسیقی میں تان کا عنصر کلیدی رول رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ جن غزلوں کی ردیفیں حروفِ علت پر ختم ہوتی ہیں ان میں غنائیت کا عنصر زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تفصیل آگے آئے گی۔

دیگر عناصر کے علاوہ اُردو غزل کے صنفی اور فنی سانچے کی تشکیل میں تین اہم تہذیبوں نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ عربی تہذیب' ایرانی تہذیب اور ہندوستانی تہذیب۔ اُردو غزل پر اگرچہ فارسی کا بہت گہرا اثر ہے مگر پھر بھی یہ کسی بھی لحاظ سے فارسی کا چربہ نہیں۔ ہندوستانی تہذیب کا ایک جلوۂ صد رنگ ہونے کی وجہ سے اس میں لوک گیتوں کی روایت کے ساتھ ساتھ یہاں کے ثقافتی' تمدنی اور فنی مظاہر کے جلوے بھی نظر آتے ہیں۔ تاریخی اعتبار سے غزل کی ہیت کا سرمایہ اوزان و بحور' تشبیہات' استعارات' تلمیحات' کنایات' موضوعات وغیرہ عربی سے گذرتا ہوا فارسی تک پہنچا تھا۔ عرب سے ایران تک اور پھر ایران سے ہندوستان تک غزل کا سفر کئی سو برس پر محیط ہے۔ اس سفر میں غزل کو کتنے ہی انقلابات سے گذرنا پڑا اور بقول کامل قریشی جب یہ طرح طرح کے ملبوسات بدل چکی تو ہندوستانی پوشاک کی سج دھج نے اسے کچھ اور بنا دیا۔ چنانچہ پروفیسر سعیدہ جعفر دکنی غزل کے پس منظر کا جائزہ لیتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کرتی ہیں کہ دکنی غزل کی جڑیں اس خطے کی تہذیبی زندگی میں دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ دکنی شعرا نے اپنے ماحول اور اپنے مخصوص تمدن میں غزل کے فنی خدوخال ابھارے' اسے ایک منفرد آہنگ اور ایک نئے مزاج سے آشنا کیا۔ ہندوستانی تصورات' ہندوستانی ماحول اور ہندوستانی معاشرت کی عکاسی دکنی غزل میں مقامی رنگ کے دلچسپ نمونوں کا اضافہ کرتی ہے۔ ہندوستانی تمدن' طرزِ زندگی' رسم و رواج اور ثقافتی رجحانات دکنی غزل گو شعرا کے ادبی مزاج اور طرزِ فکر میں اتنے رچ بس گئے کہ جگہ جگہ یہ عناصر ان کے کلام میں اپنا پرتو دکھاتے ہیں۔ یہ وہی دکنی غزل ہے جو ولی دکنی کے ہاتھوں شمالی ہند میں متعارف ہوئی اور اسی کی تقلید میں شمالی ہند کے شعرا نے غزل تخلیق کی۔(۲۲)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پروفیسر گیان چند جین کے بقول اُردو عروض پر دو اعتراض کئے جا سکتے ہیں۔ پہلا یہ کہ ان میں توالئی حرکات ہوتی ہیں یعنی لفظ کے ایک جزو میں خفیف حرکتیں جمع کر دی جاتی ہیں مثلاً نظری..... دوسرا اعتراض یہ کہ اُردو کے ہندالاصل الفاظ کے آخر کے اُ، وُ، یا اں، وں، یں (بایاں، دیکھوں، آئیں) کو دبا کر گرا دیا جاتا ہے۔ جس کے سیدھے معنی یہ ہیں کہ طویل مصوتے کو خفیف مصوتے میں یا بڑی ماترا کو چھوٹی ماترا میں بدل دیا جاتا ہے۔

اس کے جواب میں وضاحت کرتے ہوئے گیان چند کہتے ہیں کہ عربی اور فارسی عروض میں تو ایسا قاعدہ ہے نہیں کیونکہ عربی اور فارسی الفاظ کے آخر میں اُ، وُ، نہیں گرائے جاتے۔ حروف کو دبانے کا قاعدہ خاص اُردو عروض کی اپج ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ ہماری زبان میں عربی فارسی کے برخلاف ایسے الفاظ کم ہوتے ہیں جن میں فاصلہء صغریٰ پایا جاتا ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے ہم لفظوں کے آخری حروف علت کو مختصر کر کے کام چلاتے ہیں اور یہ کہ آخری بڑی ماترا کو چھوٹی ماترا میں بدلنا ہندوستانی مزاج کے خلاف نہیں جیسا کہ ہماری کہاوتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ پروفیسر موصوف نے فارسی اوزان کی مقبولیت سے اُردو کی مانوسیت کے حوالے سے بہت اہم باتیں کی ہیں جن سے اُردو میں اس عروض کی اہمیت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

> ''تسلیم کہ اُردو عروض باہر سے آیا ہے۔ وہ ہماری دھرتی کی پیداوار نہیں۔ لیکن اب آٹھ سو سال سے پہلے فارسی کی معرفت اور بعد میں اُردو کے ذریعے یہ ہمارے ساتھ رہا ہے۔ اب یہ ہمارے لئے اجنبی نہیں رہا۔ کلچر صرف مقامی عناصر کا نام نہیں۔ اس میں مسلسل باہر سے بھی مستعار لیا جاتا ہے۔ اُردو عروض ہمارے مزاج اور کانوں میں اس طرح رچ بس گیا ہے کہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہمارے شعرا بغیر عروض جانے ان پر شعر موزوں کر لیتے ہیں۔
ہمارے قاری اور سامع اور موسیقار عروضی علم کے بغیر انہیں موزون
پڑھتے اور گاتے ہیں۔" (۲۳)

ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی نے اپنی کتاب اُردو اور ہندی کے جدید مشترکہ اوزان میں ایک اہم بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جدید شاعری کے ہندی چھندوں کے اوزان و آہنگ کا استعمال کوئی نئی چیز نہیں تھی۔ میرؔ، سوداؔ، انشاؔ وغیرہ ہندی کے چند مخصوص خوش آہنگ چھندوں کو کامیابی کے ساتھ استعمال کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی کی مذکورہ بالا کتاب میں انہوں نے کتنے ہی ایسے اوزان و آہنگ کی امثلہ پیش کی ہیں جن کو دور جدید کے ہندی کویوں اور اُردو شعرا نے مشترکہ طور پر استعمال کیا ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہر زبان کا ایک اپنا انفرادی نظامِ عروض ہوتا ہے جو اسکی قومی موسیقی سے ہم آہنگی کی بنا پر مقبول ہوتا ہے۔ اُردو نے ہر چند کہ اپنا عروض نظام فارسی سے لیا ہے مگر جس طرح اہلِ فارس نے اپنی قومی موسیقی کے آہنگ کے پیشِ نظر عربی عروض کے وہی اوزان قبول کئے جو ان کے قومی مزاجِ موسیقی سے ہم آہنگی کی ترجمانی کرتے تھے اسی طرح اہلِ اُردو (یا اہلِ ہند) نے بھی فارسی سے وہی اوزان اخذ کئے جو ہماری قومی موسیقی سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اُردو شاعری بالخصوص غزل میں چند ہی اوزان ایسے ہیں جنہیں شعراء نے کثرت سے برتا ہے (تفصیل آگے آئے گی)

شعر میں غنائیت پیدا کرنے والے عناصر میں سے بحر و وزن کے بعد سب سے بڑا عنصر خود لفظ ہے۔ الفاظ کی غنائیت بحر و وزن کے ساتھ مل کر جذبات کو زیر و بم عطا کرتے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُردو غزل میں غنائیت پیدا کرنے والے سب سے موثر عناصر حروفِ علت ہیں (تفصیل آگے آئے گی)

ہندوستانی موسیقی کے اہم عناصر مندرجہ ذیل ہیں۔

ا.....آلاپ

ب.....میلوڈی

ج.....تان وغیرہ۔

اُردو غزل چونکہ ہندوستانی موسیقی کی ایک مقبول ترین صنف اس لئے ہے کہ اس نے اپنے آپ کو آلاپ' میلوڈی اور تان کے ہمہ جہت عناصر کا ترجمان بنایا ہے۔ (تفصیل آگے آئے گی)

اب آیئے اُردو غزل کے اس عروضی نظام کا مطالعہ کریں جو ہماری قومی موسیقی سے ہم آہنگی کی بنا پر اُردو شاعری میں سب سے زیادہ مقبول رہا ہے۔ اس مطالعے کے بعد ہم ان بحروں کی نشاندہی کر سکتے ہیں جو مختلف ادوار میں مختلف غزل گو شعرا نے کثرت سے استعمال کی ہیں۔ اس مطالعے کے لئے میں نے جن نمائندہ شعرا کا انتخاب کیا ہے ان میں ہر شاعر اپنے عہد کے شعری مزاج کی ترجمانی کرتا ہے۔ مثلاً ولیؔ' میر تقی میرؔ' غالبؔ' اور اقبالؔ۔ میں نے ہر شاعر کے کلیات میں سے صرف سو غزلوں کا عروضی تجزیہ کیا ہے۔ یہ اہتمام اس لئے کیا گیا کہ کم سے کم غزلوں میں سے ایک واضح نتیجہ برآمد کرنے کی کوشش کی جائے۔

ان عروضی مطالعوں سے قبل ایک بات واضح کرنا مقصود ہے۔ وہ یہ کہ ان بحروں کو جن میں مختلف اجتماعات اور زحافات از روئے علمِ عروض جائز ہے ایک ہی نام کے تحت رکھ کر بنیادی وزن کے طور پر شناخت کیلئے رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک بحر ہے ''خفیف مسدس مخبون ابتر' اسے ''مخبون مسکن بھی کہتے ہیں۔ اس کے مختلف اوزان مندرجہ ذیل ہیں:

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مثال نمبر.....۱

بنیادی وزن:

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر.....بحر خفیف مسدس مخبون ابتر/مخبون مسکن

دیگر اوزان:

۱.....فاعلاتن مفاعِلن فعلان

بحر خفیف مسدس مخبون مسکن مقصور (یا مشعث مقصور)

۲.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

بحر خفیف مسدس مخبون محذوف

۳.....فاعلاتن مفاعِلُن فَعِلان

بحرِ خفیف مسدس مخبون مسکن مقصور

۴.....فَعِلاتن مفاعِلن فَعِلان

بحر خفیف مسدس مخبون مقصور.....وغیرہ وغیرہ

اس بحر کے صدر و ابتدا میں فاعِلاتن سالم اور فعلاتن مخبون کا اجتماع جائز سمجھا جاتا ہے اور شعر کے عروض وضرب میں ایک فعلن مسکور العین اور دوسری جگہ فعلن ساکن العین آسکتا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مثال نمبر.....۲

بنیادی وزن:

مفاعِلُن فَعِلاتن مفاعِلُن فعلن

بحر.....بحرِ مجتث مثمن مخبون محذوف

دیگر اوزان:

۱.....مفاعِلن فَعِلاتن مفاعِلُن فَعِلُن

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن

۲.....مفاعِلن فعِلاتن مفاعِلن فعلان

بحر مجتث مثمن مجنون مسکن مقصور

۳.....مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فَعِلان

بحر مجتث مخبون مقصور.....وغیرہ وغیرہ

اس بحر میں اس قسم کے اجتماعات جائز سمجھے جاتے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مثال نمبر.....۳

بنیادی وزن:

فاعلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعلن

بحر رمل مثمن مخبون مخذوف مسکن

دیگر اوزان:

۱.....فاعلاتن فعِلاتن فعِلاتن فَعِلُن

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

۲.....فاعلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعلان

بحر رمل مثمن مخبون مشعث مقصور

۳.....فاعلاتن فعِلاتن فعلاتن فعِلان

بحر رمل مثمن مقصور

۴.....فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

بحر رمل مثمن مخبون مشعث مقصور.....وغیرہ وغیرہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نیز عروضی مطالعے میں صرف ان غزلوں کو شامل کیا گیا ہے جو دو یا تین سے زیادہ اشعار پر مشتمل ہوں وہ اس واسطے کہ موسیقی کی استھائی اور انترہ کا جو اسلوب ہے اس کی رو سے مطلع کو استھائی اور کم سے کم دو اشعار کو انترہ مانا جائے گا۔

☆☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جدول نمبر .....ا

کلیات ولی دکنی میں 100 غزلوں کا عروضی مطالعہ

کل غزلیں = 456

(نوٹ: میرے پیش نظر جناب سید نورالحسن ہاشمی کا مرتب کیا ہوا کلیات ولی ہے۔ اسے انجمن ترقی اُردو ہند دہلی نے 1945ء میں شائع کیا ہے۔)

(ا) وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

بحر.....بحر خفیف مسدس مخبون ابتر مخبون مسکن

شرح فیصد.....29

(۲) وزن.....مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر.....بحرِ ہزج مثمن سالم

شرح فیصد.....12

(۳) وزن.....مفعول فاعلات مفاعیل فاعُلن

بحر.....بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

شرح فیصد.....12

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۴) وزن.....مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر.....بحرل ہنرج مثمن اخرب مکفوف محذوف

شرح فیصد.....9

(۵) وزن.....مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بحر.....بحرِ ہزج مسدس محذوف

شرح فیصد.....7

(۶) وزن.....مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فَعلن

بحر.....بحر مجتث مخبون محذوف

شرح فیصد.....6

(۷) وزن.....مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

بحر.....بحر مضارع مثمن اخرب

شرح فیصد.....5

(۸) وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

بحر.....بحرِ رمل مثمن محذوف

شرح فیصد.....3

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۹) وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعِلُن

بحر.....بحرِ رمل مسدس محذوف

شرح فیصد.....3

(۱۰) وزن.....مفتعلن فاعِلن مفتعِلن فاعِلُن

بحر.....بحر منسرح مثمن مطوی مکسوف

شرح فیصد.....3

(۱۱) وزن.....فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر.....بحر رمل مثمن مخبون محذوف مسکن

شرح فیصد.....2

(۱۲) وزن.....مفتعِلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن

بحر.....بحر رجز مثمن سالم

شرح فیصد.....2

(۱۳) وزن.....فعولن فعولن فعولن فعل

بحر.....بحر متقارب مثمن محذوف الآخر

شرح فیصد.....2

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۱۴) وزن.....مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

بحر.....ہزج مثمن اخرب سالم الآخر

شرح فیصد.....2

(۱۵) وزن.....مفعول مفاعِلُن فعولن

بحر.....بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف الآخر

شرح فیصد.....1

اس عروضی مطالعے کے بعد ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں:

۱.....ولؔی نے اپنی غزلیات میں انہی پندرہ اوزان کو یا ان کی دیگر محذوف صورتوں کو برتا ہے۔

۲.....ولی نے سب سے زیادہ جو اوزان برتے ہیں وہ نمبر ا سے لیکر نمبر ۵ تک ہیں۔

۳.....ولؔی نے نمبر ا کو سب سے زیادہ برتا ہے۔

☆☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جدول نمبر ۲

کلیاتِ میرؔ میں سے 100 غزلوں کا عروضی مطالعہ

کل غزلیں = 440

(میرے پیش نظر ''کلیاتِ میرؔ'' مرتبہ ڈاکٹر اکبر حیدری ہے۔
ناشر.....جموں وکشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز)

(۱) وزن.....مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلُن

بحر.....بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

شرح فیصد.....22

(۲) وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

بحر.....بحرِ خفیف مسدس مخبون ابتر مخبون مسکن

شرح فیصد.....16

(۳) وزن.....فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر.....بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف مسکن

شرح فیصد.....13

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۴) وزن.....مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

بحر.....بحرِ مضارع مثمن اخرب

شرح فیصد.....12

(۵) وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

بحر.....بحر رمل مثمن محذوف

شرح فیصد.....7

(۶) وزن.....مفاعِلُن فعلاتن مفاعِلن فعلن

بحر.....بحر مجتث مخبون محذوف

شرح فیصد.....7

(۷) وزن.....فعولن فعولن فعولن فعولن

بحر.....بحر متقارب مثمن سالم

شرح فیصد.....7

(۸) وزن.....مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر.....بحر ہزج مثمن سالم

شرح فیصد.....6

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۹) وزن.....مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر.....بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

شرح فیصد.....4

(۱۰) وزن.....مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

بحر.....بحر ہزج مثمن اخرب سالم الآخر

شرح فیصد.....2

(۱۱) وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر.....بحرِ رمل مسدس محذوف

شرح فیصد.....1

(۱۲) وزن.....مفتعلن مفاعِلن مفتعِلن مفاعِلن

بحر.....بحر رجز مثمن مطوی مخبون

شرح فیصد.....1

(۱۳) وزن.....مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن

بحر.....بحرِ رجز مثمن سالم

شرح فیصد.....1

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اس مطالعے سے ہم مندرجہ ذیل نتائج اخذ کر سکتے ہیں:

۱.....میرؔ نے اپنی غزلیات میں ان ہی اوزان کو برتا ہے۔

۲.....میرؔ نے سب سے زیادہ جو اوزان برتے ہیں وہ نمبر ا سے لیکر نمبر ۵ تک ہیں۔

۳.....میرؔ نے وزن نمبر ا کثرت سے برتا ہے۔

☆☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جدول نمبر ۳

دیوانِ غالبؔ کا عروضی مطالعہ

کل غزلیں = 185

(میرے پیش نظر دیوانِ غالبؔ مرتبہ نوالحسن نقوی، ناشر مکتبہء الفاظ مارکیٹ علی گڑھ سن اشاعت 1986 ہے)

(۱) وزن.....مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن

بحر.....بحر مضاع مثمن اخرب مکفوف محذوف

شرح فیصد.....34

(۲) وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

بحر.....بحرِ رمل مثمن محذوف

شرح فیصد.....29

(۳) وزن.....مفاعِلن فعلاتن مفاعِلُن فعلن

بحر.....بحرِ مجتث مثمن مخبون محذوف

شرح فیصد.....28

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۴) وزن.....فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر.....بحرِ رمل مثمن مخبون محذف مسکّن

شرح فیصد.....25

(۵) وزن.....مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر.....بحرِ ہزج مثمن سالم

شرح فیصد.....21

(۶) وزن.....مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر.....بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

شرح فیصد.....14

(۷) وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

بحر.....بحر خفیف مسدس مخبون ابتر/مخبون مسکن

شرح فیصد.....10

(۸) وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

بحر.....بحر رمل مسدس محذوف

شرح فیصد.....10

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۹) وزن.....فاعلات مفعولن فاعِلات مفعولن

بحر.....بحر مقتضب مثمن مطوی مقطوع

شرح فیصد.....3

(۱۰) وزن.....فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

بحر.....بحرِ رمل مثمن مشکول

شرح فیصد.....2

(۱۱) وزن.....مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

بحر.....بحر مضارع مثمن اخرب

شرح فیصد.....1

(۱۲) وزن.....مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بحر.....ہزج مسدس محذوف یا مقصور

شرح فیصد.....1

(۱۳) وزن.....مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

بحر.....بحر ہزج مثمن اخرب سالم الآخر

شرح فیصد.....1

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۱۴) وزن..... مفتعلن فاعِلن مفتعلن فاعِلن

بحر..... بحرِ رجز مثمن مخبون، مطوی مکسوف

شرح فیصد..... 2

(۱۵) وزن..... فعولن فعولن فعولن فعولن

بحر..... بحرِ متقارب مثمن سالم

شرح فیصد..... 2

مندرجہ بالا تجزیے سے ہم نے یہ نتائج اخذ کئے کہ:

۱..... غالبؔ نے اپنی غزلوں میں سب سے زیادہ جو اوزان برتے ہیں وہ نمبر 1 سے لیکر نمبر 8 کے لگ بھگ ہیں۔

۲..... غالبؔ کی غزلوں میں سب سے زیادہ وزن نمبر 1 کا استعمال ہوا ہے۔

نوٹ:..... کئی اوزان جن کی شرح فیصد ایک تھی رقم نہیں کئے گئے ہیں۔

☆☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جدول نمبر.....۴

غزلیاتِ اقبال کا عروضی مطالعہ

کُل غزلیں.....۱۱۲

(۱) وزن.....مفاعِلن فعِلاتن مفاعِلُن فعلن

بحر.....بحرِ مجتث مخبون محذوف

شرح فیصد.....25

(۲) وزن.....مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر.....بحرِ ہزج مثمن سالم

شرح فیصد.....16

(۳) وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

بحر.....بحرِ رمل مثمن محذوف

شرح فیصد.....8

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۴) وزن.....فاعلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعلن

بحر.....بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف مسکن

شرح فیصد.....7.14

(۵) وزن.....مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

بحر.....بحرِ ہزج مثمن اخرب سالم الآخر

شرح فیصد.....7.14

(۶) وزن.....مفتعلن مفاعِلُن مفتعلُن مفاعِلن

بحر.....بحرِ رجز مثمن مطوی مخبون

شرح فیصد.....4.46

(۷) وزن.....فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

بحر.....بحرِ رمل مثمن مشکول

شرح فیصد.....4.46

(۸) وزن.....مفعول مفاعیل مفاعیلن مفعولن

بحر.....بحرِ ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

شرح فیصد.....4.46

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۹) وزن..... مفتعلن فاعِلن مفتعِلُن فاعِلُن

بحر..... بحرِ منسرح مثمن مطوی مکفوف

شرح فیصد..... 3.57

(۱۰) وزن..... مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلُن

بحر..... بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف

شرح فیصد..... 3.57

(۱۱) وزن..... فعولن فعولن فعولن فعولن

بحر..... بحرِ متقارب مثمن سالم

شرح فیصد..... 2.67

(۱۲) وزن..... فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن

بحر..... بحرِ متقارب مثمن مضاعف مقبوض اثلم

شرح فیصد..... 2.67

(۱۳) وزن..... فعلن فعولن فعلن فعولن

بحر..... بحرِ متقارب مثمن اثلم سالم الآخر

شرح فیصد..... 2.67

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۱۴) وزن.....متفاعِلُن متفاعِلُن متفاعِلُن متفاعِلُن

بحر.....بحرِ کامل مثمن سالم

شرح فیصد.....1.78

(۱۵) وزن.....مفعول مفاعِلُن فعولن

بحر.....ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

شرح فیصد.....1.78

(۱۶) وزن.....مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بحر.....بحرِ ہزج مسدّس محذوف یا مکسور

شرح فیصد.....89.

(۱۷) وزن.....فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع

بحر.....بحرِ متقارب مثمن مضاعف اثلم محذوف

بحرِ متدارک مثمن مضاعف مخبون مسکن محذوف

شرح فیصد.....89.

(۱۸) وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعِلُن

بحر.....بحرِ رمل مسدس محذوف

شرح فیصد.....89.

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۱۹) وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

بحر.....بحرِ خفیف مسدس مخبون ابتر/مخبون مسکن

شرح فیصد.....89.

(۲۰) وزن.....مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

بحر.....بحرِ مضارع مثمن اخرب

شرح فیصد.....89.

اس عروضی مطالعے کے بعد ہم یہ نتائج اخذ کرتے ہیں:

۱.....اقبالؔ نے اپنی غزلوں میں کُل یہ 20/اوزان یا ان کی محذوف صورتوں کو برتا ہے۔

۲.....اقبالؔ نے سب سے زیادہ جو اوزان برتے ہیں وہ نمبر ۱/سے نمبر ۸/تک ہیں۔

۳.....اقبالؔ نے سب سے زیادہ وزن نمبر ۱/کو برتا ہے۔

☆☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نہ گُلِ نغمہ ہوں نہ پردۂ ساز
میں ہوں اپنی شکست کی آواز

(غالبؔ)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تقابلی مطالعہ

ذیل میں ان اوزان کا تقابلی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے جو ولیؔ، میرؔ، غالبؔ اور اقبالؔ نے کثرت سے برتے ہیں۔

جدول نمبر.....۵

(۱) وزن.....فاعلاتن مفاعِلُن فعلن

شرح فیصد

ولی دکنی.....29

میرؔ.....16

غالبؔ.....10

اقبالؔ.....0.89

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۲) وزن.....مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلُن

شرح فیصد

ولؔی.....12

میرؔ.....22

غالبؔ.....34

اقبالؔ.....4.46

(۳) وزن.....مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

شرح فیصد

ولؔی.....12

میرؔ.....06

غالبؔ.....21

اقبالؔ.....16

(۴) وزن.....مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

شرح فیصد

ولؔی.....09

میرؔ.....04

غالبؔ.....14

اقبالؔ.....4.46

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۵) وزن.....فاعلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعلن

شرح فیصد

ولؔی.....02

میرؔ.....13

غالبؔ.....25

اقبالؔ.....7.14

(۶) وزن.....مفعول فاعِلاتن مفعول فاعلاتن

شرح فیصد

ولؔی.....05

میرؔ.....12

غالبؔ.....01

اقبالؔ.....0.89

(۷) وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعِلاتن فاعِلن

شرح فیصد

ولؔی.....03

میرؔ.....07

غالبؔ.....09

اقبالؔ.....08

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۸) وزن.....مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

شرح فیصد

ولؔی.....02

میرؔ.....02

غالبؔ.....01

اقبالؔ.....7.14

(۹) وزن.....مفاعِلن فعلاتن مفاعِلُن فعلن

شرح فیصد

ولؔی.....06

میرؔ.....07

غالبؔ.....28

اقبالؔ.....25

(۱۰) وزن.....فاعِلاتن فاعِلاتن فاعِلُن

شرح فیصد

ولؔی.....03

میرؔ.....01

غالبؔ.....10

اقبالؔ.....0.89

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۱۱) وزن.....مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن

شرح فیصد

ولؔی.....(x) چونکہ ولؔی کی صرف 100 غزلوں کا تجزیہ کیا گیا ہے، لہٰذا ممکن ہے کہ یہ وزن انہوں نے کہیں برتا ہو

میرؔ.....07

غالبؔ.....02

اقبالؔ[۲۵].....2.67

(۱۲) وزن.....مفتعِلُن مفاعِلُن مفتعِلُن مفاعِلُن

شرح فیصد

ولؔی..... x ممکن ہے ولؔی نے کہیں برتا ہو۔

میرؔ.....01

غالبؔ..... x ممکن ہے غالبؔ نے کہیں برتا ہو

اقبالؔ.....4.4

(۱۳) وزن.....فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

شرح فیصد

ولؔی..... x ممکن ہے ولؔی نے کہیں برتا ہو۔

میرؔ..... x ممکن ہے میرؔ نے کہیں برتا ہو۔

غالبؔ.....02

اقبالؔ.....4.4

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۱۴) وزن..... مفتعلن فاعِلُن مفتعِلُن فاعِلُن

شرح فیصد

ولؔی.....03

میرؔ..... x ممکن ہے میرؔ نے کہیں برتا ہو۔

غالبؔ.....02

اقبالؔ.....3.57

اس تقابلی مطالعے سے ان اوزان کی نشاندہی ہوجاتی ہے جو ولؔی، میرؔ، غالبؔ اور اقبالؔ نے کثرت سے برتے ہیں۔ نیز یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ کس شاعر کے مقابلے میں کس شاعر نے کون سا وزن زیادہ استعمال کیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا اوزان ہی اُردو غزل گو شعراء کو مرغوب رہے ہیں۔

اب آیئے مختلف فنکاروں کی گائی ہوئی 100 غزلوں کا عروضی مطالعہ کرنے کے بعد یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کون سے اوزان ہمارے گلوکاروں کو موسیقی کے اعتبار سے آسان لگتے ہیں اور کن اوزان کی غزلیں کثرت سے گائی جاتی ہیں۔

جدول نمبر.....۶

ملکہ پکھراج ۲۴

(۱) مطلع.....ارے میکسار وسویرے سویرے

وزن.....فعولن فعولن فعولن فعولن

راگ.....مشر سارنگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۲) مطلع.....ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں

شاعر.....اقبالؔ

وزن.....فعولن فعولن فعولن فعولن

راگ.....درباری

(۳) مطلع.....سخن درد کا اب سہا جائے نا

وزن.....فعولن فعولن فعولن فعِلُ

راگ.....کاگ دھنی

(۴) مطلع.....درد سے میرے ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے

شاعر.....غالبؔ

وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

راگ.....بھیروی

(۵) مطلع.....بے زبانی زباں نہ ہو جائے

وزن.....فاعلاتن مفاعلن فعلن

راگ.....چھایانٹ

(۶) مطلع.....جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں

شاعر.....غالبؔ

وزن.....فعولن فعولن فعولن فعولن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۷) مطلع.....کیا مجھ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ

شاعر.....ولی دکنی

وزن.....مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

(۸) مطلع.....تسکیں کو ہم نہ روئیں جو ذوق نظر ملے

شاعر.....غالبؔ

وزن.....مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلُن

راگ.....شِورنجنی

(۹) مطلع.....کوئی صورت نظر نہیں آتی

شاعر.....غالبؔ

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

(۱۰) مطلع.....میری جاگی ہوئی راتوں کو سلا دے آکر

وزن.....فاعلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعلن

(۱۱) مطلع.....مری شام غم کو وہ بہلا رہے ہیں

شاعر.....اختر شیرانیؔ

وزن.....فعولن فعولن فعولن فعولن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۱۲) مطلع.....حالِ دل وہ پوچھنے آنے لگے

وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعِلُن

(۱۳) مطلع.....وہ کہتے ہیں رنجش کی باتیں بھلا دیں

شاعر.....اختر شیرانی

وزن.....فعولن فعولن فعولن فعولن

غلام علی ۲۵

(۱۴) مطلع.....زندگی سے یہی گلا ہے مجھے

شاعر.....احمد فراز

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ.....سورداس ملہار

(۱۵) مطلع.....پھر کسی راہ گذر پر شاید

شاعر.....احمد فراز

وزن.....فاعلاتن فَعِلاتن فعلن

راگ.....اہیر بھیرو

(۱۶) مطلع.....بقائے دل کیلئے جوں لہو ضروری ہے

شاعر.....فرحت شہزاد

وزن.....مفاعِلن فعِلاتن مفاعِلن فعلن

راگ.....کلیان

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۱۷) مطلع.....آ گئی یاد شام ڈھلتے ہی

شاعر.....منیر نیازیؔ

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ.....یمن (کلیان)

(۱۸) مطلع.....محبت کی رنگینیاں چھوڑ آئے

شاعر.....حسرتؔ موہانی

وزن.....فعولن فعولن فعولن فعولن

(۱۹) مطلع.....دردِ غم کا نہ رہا نام ترے آنے سے

شاعر.....جرأت

وزن.....فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

(۲۰) مطلع.....ساقی شراب لاطبیعت اُداس ہے

شاعر.....عدمؔ

وزن.....مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلُن

(۲۱) مطلع.....اب کے تجدیدِ وفا کا نہیں امکاں جاناں

شاعر.....احمد فرازؔ

وزن.....فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

راگ.....کلیان

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۲۲) مطلع.....تمام عمر ترا انتظار ہم نے کیا

شاعر.....حفیظ ہوشیار پوری

وزن.....مفاعِلن فعلاتن مفاعِلُن فعلن

(۲۳) مطلع.....کٹھن ہے راہ گذر تھوڑی دور ساتھ چلو

شاعر.....احمد فرازؔ

وزن.....مفاعِلن فعِلاتن مفاعِلن فعلن

راگ.....یمن

(۲۴) مطلع.....دل ملا اور غم شناس ملا

شاعر.....ساغر صدیقیؔ

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ.....مشر درباری

(۲۵) مطلع.....ان پہ کچھ اس طرح پیار آنے لگا

شاعر.....عارفؔ

وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

راگ.....جوگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۲۶) مطلع.....زخم دل کے اگر سیئے ہوتے

شاعر.....عدمؔ

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ.....مشر درباری

(۲۷) مطلع.....دل میں اک لہر سی اٹھی ہے ابھی

شاعر.....ناصر کاظمیؔ

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ.....پہاڑی

(۲۸) مطلع.....کہاں آ کے رکنے تھے راستے کہاں موڑ تھا اُسے بھول جا

شاعر.....امجد اسلام امجدؔ

وزن.....متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن

راگ.....یمن (کلیان)

(۲۹) مطلع.....میں خیال ہوں کسی اور کا مجھے سوچتا کوئی اور ہے

شاعر.....سلیم کوثرؔ

وزن.....متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۳۰) مطلع.....کوئی نہ مرے غم کو جانے

شاعر.....ایم عارفؔ

وزن.....فعلن فعلن فعلن فعلن

راگ.....اہیر بھیرو

مہدی حسن [۲۶]

(۳۱) مطلع.....کو بہ کو پھیل گئی بات شناسائی کی

شاعر.....پروین شاکرؔ

وزن.....فاعلاتن فعلاتن فعِلاتن فعلن

راگ.....درباری [۲۸]

(۳۲) مطلع.....کیا ٹوٹا ہے اندر اندر کیوں چہرہ کملایا ہے

شاعر.....فرحت شہزادؔ

وزن.....فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع

راگ.....یمن

(۳۳) مطلع.....ہمیں کوئی غم نہیں تھا غمِ عاشقی سے پہلے

وزن.....فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

راگ.....اہیر بھیرو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۳۴) مطلع..... یوں نہ مل مجھ سے خفا ہو جیسے

شاعر..... احسان دانش

وزن..... فاعلاتن فعلاتن فعلن

راگ..... نند

(۳۵) مطلع..... پریشاں ہو کے میری خاک آخر دل نہ ہو جائے

شاعر..... اقبال

وزن..... مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

راگ..... جوگ

(۳۶) مطلع..... شعلہ تھا جل بجھا ہوں ہوائیں مجھے نہ دو

شاعر..... احمد فراز

وزن..... مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن

راگ..... کھیروانی

(۳۷) مطلع..... وہ دل نواز ہے لیکن نظر شناس نہیں

وزن..... مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ..... بہاگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۳۸) مطلع.....دیکھ تو دل کہ جاں سے اُٹھتا ہے

شاعر.....میر تقی میرؔ

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ.....کاگ دھنی

(۳۹) مطلع.....رنجش ہی سہی دل ہی دکھانے کیلئے آ

شاعر.....احمد فرازؔ

وزن.....مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

راگ.....یمن

(۴۰) مطلع.....ہم ہی میں تھی نہ کوئی بات یاد نہ تم کو آ سکے

شاعر.....حفیظ جالندھری

وزن.....مفتعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلن

راگ.....بلاول

(۴۱) مطلع.....اب کے ہم بچھڑیں تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں

شاعر.....احمد فرازؔ

وزن.....فاعلاتن فعِلاتن فعلاتن فعلن

راگ.....بھوپالی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۴۲) مطلع.....آشیانے کی بات کرتے ہو

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ.....کلیان

(۴۳) مطلع.....دیارِ نور میں تیرہ شبوں کا ساتھی ہو

وزن.....مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلن

(۴۴) مطلع.....خوب رویوں سے یاریاں نہ گئیں

شاعر.....حسرت موہانی

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

(۴۵) مطلع.....تم آئے ہو نہ شبِ انتظار گذری ہے

شاعر.....فیض احمد فیضؔ

وزن.....مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلن

(۴۶) مطلع.....آنکھ سے دور نہ ہو دل سے اتر جائے گا

شاعر.....احمد فرازؔ

وزن.....فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۴۷) مطلع..... تیری باتیں ہی سنانے آئے

شاعر..... احمد فرازؔ

وزن..... فاعلاتن فعلاتن فعلن

(۴۸) مطلع..... پیام آئے ہیں اس یار بے وفا کے مجھے

وزن..... مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

(۴۹) مطلع..... تیرے پیار میں رسوا ہو کر جائیں کہاں دیوانے لوگ

وزن..... بحرِ میرؔ

بیگم اختر ۲۸

(۵۰) مطلع..... اے محبت تیرے انجام پہ رونا آیا

شاعر..... شکیل بدایونی

وزن..... فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

راگ..... بھیروی

(۵۱) مطلع..... الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

شاعر..... میر تقی میرؔ

وزن..... بحرِ میرؔ

راگ..... بہاگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۵۲) مطلع.....وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

شاعر.....مومن

وزن.....متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن

راگ.....بھیروی

(۵۳) مطلع.....ابنِ مریم ہوا کرے کوئی

شاعر.....غالبؔ

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

(۵۴) مطلع.....عذر آنے میں بھی ہے اور بلاتے بھی نہیں

شاعر.....داغؔ

وزن.....فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

(۵۵) مطلع.....مرے نصیب نے جب مجھ سے انتقام لیا

شاعر.....شاذ تمکنت

وزن.....مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلن

(۵۶) مطلع.....دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں

شاعر.....غالبؔ

وزن.....مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلُن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۵۷) مطلع..... ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے

شاعر..... غالبؔ

وزن..... مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ..... کھماج

(۵۸) مطلع..... میں انہیں چھیڑوں اور کچھ نہ کہیں

شاعر..... غالبؔ

وزن..... فاعلاتن مفاعِلن فعلن

(۵۹) مطلع..... وہ آ کے خواب میں تسکینِ اضطرب تو دے

شاعر..... غالبؔ

وزن..... مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلن

(۶۰) مطلع..... دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی

شاعر..... غالبؔ

وزن..... مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن

(۶۱) مطلع..... نکتہ چیں ہے غم دل اس کو سنائے نہ بنے

شاعر..... غالبؔ

وزن..... فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۶۲) مطلع..... بقدر شوق اقرار وفا کیا

شاعر..... سیماب اکبر آبادی

وزن..... مفاعیلن مفاعیلن فعولن

راگ..... کھماج

(۶۳) مطلع..... عشقِ خود مائل حجاب ہے آج

شاعر..... غالبؔ

وزن..... فاعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ..... اترا کی بھیروی

(۶۴) مطلع..... پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا

شاعر..... غالبؔ

وزن..... فاعلاتن فعلاتن فعلن

راگ..... پیلو

(۶۵) مطلع..... لائی حیات آئی قضا لے چلی، چلے

شاعر..... ذوق

وزن..... مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن

راگ..... بلاول

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(٦٦) مطلع.....دنیا میں ہوں دنیا کا طلب گار نہیں ہوں

شاعر.....امیر مینائی

وزن.....مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

(٦٧) مطلع.....اے بے خبری دل کو دیوانہ بنا دینا

وزن.....مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

فریدہ خانم ۳۰

(٦٨) مطلع.....ساز یہ کینہ ساز کیا جانیں

شاعر.....داغ دہلوی

وزن.....فاعلاتن مفاعلن فعلن

(٦٩) مطلع.....ہستی اپنی حباب کی سی ہے

شاعر.....میر تقی میر

وزن.....فاعلاتن مفاعلن فعلن

(٧٠) مطلع.....یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا

شاعر.....غالب

وزن.....فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۷۱) مطلع.....آفت کی شوخیاں ہیں تمہاری نگاہ میں

شاعر.....داغ دہلوی

وزن.....مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن

(۷۲) مطلع.....نہ گنواؤ ناوکِ نیم کش دلِ ریزہ ریزہ گنوادیا

شاعر.....فیض احمد فیضؔ

وزن.....متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن

راگ.....پوریا دھناشری

(۷۳) مطلع.....تم اور فریب کھاؤ بیانِ رقیب سے

وزن.....مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن

راگ.....درباری

(۷۴) مطلع.....تم نغمۂ ماہ انجم ہو، تم دل کا تڑپنا کیا جانو

وزن.....فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

راگ.....مارو بہاگ

(۷۵) مطلع.....جس طرح چاہیے کرم فرمائیے

شاعر.....رضا

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ.....کلیان

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۷۶) مطلع..... یارب غمِ ہجراب میں اتنا تو کیا ہوتا

شاعر..... چراغ حسن حسرتؔ

وزن..... مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

راگ..... شدھ سارنگ

(۷۷) مطلع..... چاند نکلے کسی جانب تری زیبائی کا

شاعر..... فیضؔ

وزن..... فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

راگ..... یمن/کلیان

(۷۸) مطلع..... مرے ہم نفس، مرے ہم نوا، مجھے دوست بن کے دغا نہ دے

شاعر..... شکیل بدایونی

وزن..... متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن

راگ..... مشر درباری

(۷۹) مطلع..... کچھ عشق تھا کچھ مجبوری تھی سو میں نے جیون وار دیا

شاعر..... ابنِ انشاؔ

وزن..... فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

راگ..... مشر بھیروی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۸۰) مطلع..... محبتوں کے یہ دریا اتر نہ جائیں کہیں

وزن..... مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ..... مارو بہاگ

(۸۱) مطلع..... اس طرح قصہ مرا ہر خار پروا کر دیا

وزن..... فاعلاتن فاعِلاتن فاعلاتن فاعِلن

(۸۲) مطلع..... ہر آشنا میں کہاں خوئے محرمانہ وہ

شاعر..... احمد فرازؔ

وزن..... مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلن

(۸۳) مطلع..... عاشق کیلئے یکساں ہے کعبہ کہ بت خانہ

شاعر..... اقبالؔ

وزن..... مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

(۸۴) مطلع..... پرچھائیوں کی انجمن آرائی دے گیا

شاعر..... قتیل شفائی

وزن..... مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۸۵) مطلع.....خواب ہی خواب کب تلک دیکھوں

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ..... پہاڑی

منی بیگم ۳۱

(۸۶) مطلع.....تمہارے شہر کا موسم بڑا سہانا لگے

شاعر.....قیصر الجعفر

وزن.....مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ.....یمن

(۸۷) مطلع.....چاہت میں کیا دنیاداری، عشق میں کیا مجبوری

شاعر.....محسن بھوپالی

وزن.....بحرِ میر

طاہرہ سعید ۳۲

(۸۸) مطلع.....پری سا وہ مکھڑا دکھا کر چلے

شاعر.....جرأت

وزن.....فعولن فعولن فعولن فعل

راگ.....آساوری/ بھیروی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۸۹) مطلع..... عشق میں کھو جاؤ گے تو بات کی تہہ کو پاؤ گے

شاعر..... میر تقی میرؔ

وزن..... بحرِ میرؔ

راگ..... راگیشوری

(۹۰) مطلع..... گرچہ کب دیکھتے ہو پر دیکھو

شاعر..... میر تقی میرؔ

وزن..... فاعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ..... آسا

(۹۱) مطلع..... اب وہ یہ کہہ رہے ہیں میری مان جایئے

شاعر..... داغ دہلوی

وزن..... مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن

راگ..... کیروانی

(۹۲) مطلع..... سندر کومل سپنوں کی بارات گذر گئی جاناں

شاعر..... پروین شاکرؔ

وزن..... فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۹۳) مطلع..... بے کلی دل کی محبت میں ڈھلی آپ ہی آپ

شاعر..... شبنم شکیل

وزن..... فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

اقبال بانو ۳۳

(۹۴) مطلع..... آیا نہ راس نالۂ دل کا اثر مجھے

وزن..... مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلُن

راگ..... کلیان

(۹۵) مطلع..... مدت ہوئی ہے یار کو مہمان کئے ہوئے

شاعر..... غالبؔ

وزن..... مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن

راگ..... نند

(۹۶) مطلع..... نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں، نہ کسی کے دل کا قرار ہوں

شاعر..... بہادر شاہ ظفرؔ

وزن..... متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۹۷) مطلع.....دیکھنا بھی تو انہیں دور سے دیکھا کرنا

شاعر.....حسرت موہانی

وزن.....فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

راگ.....جوگ

(۹۸) مطلع.....ناروا کہیئے ناسزا کہیئے

شاعر.....داغ

وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

راگ.....شدھ سارنگ

(۹۹) مطلع.....میرے قابو میں نہ پھروں دلِ ناشاد آیا

شاعر.....داغ

وزن.....فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

راگ.....درباری/ پہاڑی

غلام علی ۳۴

(۱۰۰) مطلع.....چپکے چپکے رات دن آنسو بہانا یاد ہے

شاعر.....حسرت موہانی

وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مختلف فنکاروں کی گائی ہوئی ان سوغزلوں کے تجزیے کے بعد ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ کونسی بحریں یا کون سے اوزان گلوکاروں میں سب سے زیادہ مقبول ہیں۔ مندرجہ ذیل میں اس کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

	وزن	فی صد
(۱)	فاعلاتن فاعِلن فعلن	19
(۲)	فاعلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعلن	13/بار
(۳)	مفاعِلن فعلاتن مفاعِلن فعلن	13/بار
(۴)	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	12/بار
(۵)	متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن	06/بار
(۶)	فعولن فعولن فعولن فعولن	06/بار
(۷)	بحرِ میرؔ	04/بار
(۸)	فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن	03/بار
(۹)	فعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	03/بار
(۱۰)	فعولن فعولن فعولن فعل	02/بار
(۱۱)	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن	03/بار
(۱۲)	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	02/بار
(۱۳)	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	02/بار
(۱۴)	فاعلاتن فعلاتن فعلن	04/بار
(۱۵)	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	02/بار

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وزن		فی صد
(۱۶)	فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن	01/بار
(۱۷)	فعلن فعلن فعلن فعلن	01/بار
(۱۸)	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع	01/بار
(۱۹)	مفتعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلن	01/بار
(۲۰)	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	01/بار
(۲۱)	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	01/بار

مندرجہ بالا تجزیے سے ہمیں معلوم ہوا کہ ہندوستانی موسیقی کی رو سے اُردو غزل کے تقریباً یہی اکیس اوزان مقبول ہیں۔ ان میں سے نمبر ۱/ سے لے کر نمبر ۶/ تک وہ اوزان ہیں جن کی غزلیں گلوکاروں نے کثرت سے گائی ہیں۔ اس تجزیے کے بعد ایک اور دلچسپ حقیقت ہم پر ظاہر ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ ہمارے گلوکاروں نے غزلوں کی کمپوزیشن کے وقت اس بات کا خیال رکھا ہے کہ راگ کا انتخاب اس ٹھاٹھ سے ہو جس میں کومل سُر زیادہ موجود ہوں۔ تیور مدہم والے راگوں کا تو خاص التزام رکھا گیا ہے۔ اگرچہ گلوکاروں نے تقریباً ہر نمایاں راگ یا راگنی میں غزلیں ترتیب دی ہیں تاہم کومل سروں والے ٹھاٹھ مثلاً درباری، بھیروی، بھیرو، کھماج، ماروا، پوربی اور کافی اور کلیان وغیرہ سے ہی غزلیں منتخب کی ہیں۔ غزلوں میں سوز و گداز پیدا کرنے کے لئے کومل اور مدہم سُر ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ہمارے گلوکار اس رمز سے واقف ہیں۔ یہ تو محض ایک جائزہ ہے۔ اس میں اختلاف اور اضافے کی ہر صورت میں گنجائش موجود ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اب آیئے جدول نمبر ۵/اور ۷/کا تفصیلی جائزہ لے کر آخر پر ان اوزان کی نشاندہی کی جائے گی جو غزل گو شعراء نے کثرت سے برتے ہیں اور جن کی غزلیں گلوکاروں نے کثرت سے گائی ہیں۔ یہ جائزہ اس لئے بھی اہم ہے کیونکہ اس میں ہم دیکھیں گے کہ لاتعداد اوزان میں وہ کون سے اوزان ہیں جو اُردو غزل نے ہندوستانی موسیقی کے لوازمات کے پیش نظر قبول کئے ہیں۔

جدول نمبر.....۸

(۱) وزن.....فاعلاتن مفاعِلن فعلن

ولؔی.....29/فیصد

میرؔ.....16/فیصد

غالبؔ.....10/فیصد

اقبالؔ.....89./فیصد

گلوکار.....21/فیصد

(۲) وزن.....مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن

ولؔی.....12/فیصد

میرؔ.....22/فیصد

غالبؔ.....34/فیصد

اقبالؔ.....4.46/فیصد

گلوکار.....12/فیصد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۳) وزن.....مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ولؔی.....12/فیصد

میرؔ.....06/فیصد

غالبؔ.....21/فیصد

اقبالؔ.....16/فیصد

گلوکار.....02/فیصد

(۴) وزن.....مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ولؔی.....09/فیصد

میرؔ.....04/فیصد

غالبؔ.....14/فیصد

اقبالؔ.....4.46/فیصد

گلوکار.....02/فیصد

(۵) وزن.....فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

ولؔی.....02/فیصد

میرؔ.....13/فیصد

غالبؔ.....25/فیصد

اقبالؔ.....7.14/فیصد

گلوکار.....13/فیصد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۶) وزن.....مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

ولؔی.....05/فیصد

میرؔ.....12/فیصد

غالبؔ.....01/فیصد

اقبالؔ.....89./فیصد

گلوکار.....x

(۷) وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

ولؔی.....03/فیصد

میرؔ.....07/فیصد

غالبؔ.....09/فیصد

اقبالؔ.....08/فیصد

گلوکار.....03/فیصد

(۸) وزن.....مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

ولؔی.....02/فیصد

میرؔ.....02/فیصد

غالبؔ.....01/فیصد

اقبالؔ.....7.14/فیصد

گلوکار.....03/فیصد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۹) وزن.....مفاعِلن فعلاتن فاعِلن فعلن

ولیؔ.....06/فیصد

میرؔ.....07/فیصد

غالبؔ.....28/فیصد

اقبالؔ.....25/فیصد

گلوکار.....13/فیصد

(۱۰) وزن.....فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

ولیؔ.....03/فیصد

میرؔ.....01/فیصد

غالبؔ.....10/فیصد

اقبالؔ.....89./فیصد

گلوکار.....01/فیصد

(۱۱) وزن.....فعولن فعولن فعولن فعولن

ولیؔ..... x

میرؔ.....07/فیصد

غالبؔ.....02/فیصد

اقبالؔ.....2.67/فیصد

گلوکار.....06/فیصد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۱۲) وزن..... متفعلن مفاعِلن متفعلن مفاعِلن

ولؔی..... x

میرؔ..... 01/فیصد

غالبؔ..... x

اقبالؔ..... 4.4/فیصد

گلوکار..... 01/فیصد

(۱۳) وزن..... فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

ولؔی..... x

میرؔ..... x

غالبؔ..... 02/فیصد

اقبالؔ..... 4.4/فیصد

گلوکار..... 03/فیصد

(۱۴) وزن..... مفتعلن فاعِلن مفتعلن فاعِلن

ولؔی..... 03/فیصد

میرؔ..... x

غالبؔ..... 02/فیصد

اقبالؔ..... 3.57/فیصد

گلوکار..... x

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ان چودہ اوزان کے علاوہ مندرجہ ذیل اوزان بھی مرغوب ہیں:

(۱) متفاعلن 4/بار

(۲) بحرِ میرؔ

(۳) فاعلاتن فعلاتن فعلن

(۴) مانو چھند

(۵) بحر متقارب مثمن اثلم/سنگھ چھند

(۶) مرہٹا مادھوری چھند

(۷) تائنگ چھند

(۸) مفاعیلن مفاعیلن فعولن

یہی وہ اوزان ہیں جن کے بارے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُردو غزل کی غنائیت اور موسیقیت کا تانا بانا انہی کے تار و پود سے تیار کیا گیا ہے۔ یہی وہ اوزان ہیں جو ہندوستانی موسیقی کے قریب ہیں۔

بحر و وزن کے بعد شعر کی موسیقیت کا انحصار ردیف پر ہے۔ غزل کی مقبولیت کی سب سے بڑی وجہ ردیف کی موسیقیت ہے۔ ردیف غنائیت میں کتنا اہم کردار ادا کرتا ہے اس پر پچھلے صفحات میں بحث ہو چکی ہے۔ یہاں یہ دیکھنا مقصود ہے کہ ولیؔ، میرؔ، غالبؔ اور اقبالؔ نے کون سی ردیفیں استعمال کی ہیں اور ان کی اوسط کیا ہے۔

موسیقی کی رُو سے وہ غزل سب سے زیادہ مترنم مانی جاتی ہے۔ جس کی ردیف حروفِ علت پر مقرر ہو۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ حروفِ علت جب شعر کے آخر پر آتے ہیں تو آلاپ میں طوالت کی گنجائش اور امکانات پیدا ہوتے ہیں۔ اُردو غزل کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بڑی خاصیت یہی ہے جو اسے ہندوستانی موسیقی کے قریب تر کر دیتی ہے۔ اسی لئے اُردو غزل گو شعرا نے کثرت سے حروفِ علت کی ردیفیں استعمال کی ہیں۔

ذیل میں ہم ولؔی، میرؔ، غالبؔ اور اقبالؔ کی برتی ہوئی ردیفوں کا تجزیہ کریں گے۔

جدول نمبر.....۹

کلیات ولؔی میں ردیفوں کی تعداد

کل غزلیں.....456

نمبر	ردیف	تعداد	فیصد
(۱)	یائے	139	30.48
(۲)	الف	93	20.34
(۳)	ن	71	15.57
(۴)	ر	21	4.6
(۵)	ل	17	3.72
(۶)	و	14	3.07
(۷)	م	11	2.41
(۸)	ہ	10	2.19
(۹)	ت	9	1.93
(۱۰)	ث	8	1.75

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نمبر	ردیف	تعداد	فیصد
(۱۱)	د	7	1.53
(۱۲)	ز	7	1.53
(۱۳)	ب	6	1.31
(۱۴)	س	6	1.31
(۱۵)	ج	4	0.87
(۱۶)	ص	4	0.87
(۱۷)	ف	4	0.87
(۱۸)	ط	3	0.65
(۱۹)	ذ	2	0.43
(۲۰)	ش	ایضاً	ایضاً
(۲۱)	ض	ایضاً	ایضاً
(۲۲)	ط	ایضاً	ایضاً
(۲۳)	ع	ایضاً	ایضاً
(۲۴)	ق	ایضاً	ایضاً
(۲۵)	ک	ایضاً	ایضاً
(۲۶)	ٹ	1	0.21

اس تجزیے سے ہم نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ولؔی دکنی نے یائے' الف' ن' ر' ل' م اور ہ سب سے زیادہ استعمال ہیں۔ یہی وہ ردیفیں ہیں جن کی موجودگی سے شعر میں نغمگی کا عنصر پیدا ہوتا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جدول نمبر.....۱۰

کلیات میرؔ میں ردیفوں کی تعداد

کُل غزلیں.....440

نمبر	ردیف	تعداد	فیصد
(۱)	یائے	148	33.7
(۲)	الف	130	29.5
(۳)	ن	58	13
(۴)	ر	24	5.5
(۵)	و	23	5.2
(۶)	ہ	7	1.6
(۷)	د	6	1.4
(۸)	ک	ایضاً	ایضاً
(۹)	م	5	1.1
(۱۰)	ت	4	1
(۱۱)	ل	ایضاً	ایضاً
(۱۲)	ب	3	0.7
(۱۳)	ج	2	0.5
(۱۴)	ح	ایضاً	ایضاً
(۱۵)	س	ایضاً	ایضاً

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نمبر	ردیف	تعداد	فیصد
(۱۶)	ف	ایضاً	ایضاً
(۱۷)	ٹ	1	0.22
(۱۸)	ش	ایضاً	ایضاً

اس تجزیے سے ثابت ہوتا ہے کہ میرؔ نے یائے، الف، ن، رے اور "و" کی ردیفیں کثرت سے استعمال کی ہیں۔

جدول نمبر.....11

کلیات غالبؔ میں ردیفوں کی تعداد = کُل غزلیں.....185

نمبر	ردیف	تعداد	فیصد
(۱)	یائے	84	46
(۲)	الف	40	1.62
(۳)	ن	26	14
(۴)	و	10	5.40
(۵)	ر	7	.78
(۶)	ز	4	16
(۷)	ت	3	.62

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(۸)	ک	2	.08
(۹)	ب، ج، چ، ذ، ف، ع	1	.5

اس تجزیے سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا غالبؔ نے یائے، الف، ن اور ''واو'' کی ردیفیں زیادہ استعمال کی ہیں۔

جدول نمبر.....۱۲

کلیات اقبالؔ میں ردیفوں کی تعداد

کُل غزلیں.....112

نمبر	ردیف	تعداد	فیصد
(۱)	یائے	49	43.75
(۲)	ن	18	16.07
(۳)	الف	10	8.43
(۴)	ہ	8	7.14
(۵)	ر	7	6.25
(۶)	ک	6	2.35
(۷)	د، م، و	3	2.67
(۸)	ب، ز، ف	2	1.78
(۹)	ق، گ، ل	1	

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اس تجزیے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اقبالؔ نے اپنی غزلوں میں سب سے زیادہ ردیفیں یائے، ن، الف اور ہ کی استعمال کی ہیں۔

جدول نمبر ۹/۱۰/۱۱/۱۲ میں ہم نے دیکھا کہ ان نمائندہ شعراء نے جو ردیفیں کثرت سے استعمال کی ہیں وہ یہ ہے:

(۱) یائے (۲) الف (۳) ن (۴) و

(۵) م الاّ ولیؔ نے میرؔ، غالبؔ، اور اقبالؔ کے مقابلے میں ل کی ردیف زیادہ برتی ہے۔

مختلف فنکاروں کی گائی ہوئی غزلوں کا تجزیہ کرنے کے بعد راقم نے دیکھا کہ سو(۱۰۰) غزلوں میں مندرجہ ذیل ردیفوں والی غزلیں ہیں۔

(۱) ردیف یائے.....45/عدد

(۲) ردیف الف.....23/عدد

(۳) ردیف ن.....17/عدد

(۴) ردیف ہ.....03/عدد

نیز ز، ج، ک، پ کی ایک ایک ردیف ملتی ہے پس ثابت ہوا کہ موسیقی کے لئے غزل میں الف، ن، واور ہ کی ردیف سب سے زیادہ موزون ہے اور یہی ردیفیں ہمارے شعرا نے بھی کثرت سے برتی ہیں۔

اب آیئے ان ردیفوں کی ایک مفصل جدول بنا کر دیکھیں کہ مختلف شعرا میں ان کی کیفیت کیا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جدول نمبر.....۱۳

ردیف	ولؔی	میرؔ	غالبؔ	اقبالؔ
یائے	30.48/فیصد	33.7/فیصد	46/فیصد	43.75/فیصد
الف	20.39/فیصد	29.5/فیصد	21.62/فیصد	43/فیصد
ن	15.57/فیصد	13/فیصد	14/فیصد	.07/فیصد
و	3.07/فیصد	5.02/فیصد	5.40/فیصد	.67/فیصد
م	2.41/فیصد	1.1/فیصد	0.5/فیصد	.67/فیصد

اس تجزیے کے بعد ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اُردو غزل گو شعرا نے سب سے زیادہ ردیفیں یائے' الف اور ن کی استعمال کی ہیں اور یہی ردیفیں موسیقی کے اعتبار سے غنائیت سے بھرپور ہیں۔ یائے اور الف سے آلاپ میں وسعت پیدا ہوتی ہے جبکہ ن کی انفی آواز نغمے میں ایک دلنواز کھنک کا عنصر ڈال دیتی ہے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ فارسی غزل گو شعرا نے یہاں یہ ردیفیں زیادہ استعمال نہیں ہوئی ہیں۔ دیوان حافظ کے سرسری مطالعے سے راقم نے دیکھا کہ حفظ نے دُت' اور م کی ردیفیں زیادہ برتی ہیں جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فارسی غزل گو شعرا نے ایسی ردیفوں کو استعمال کیا ہے جو ایرانی موسیقی کے تقاضوں کو پورا کرتی ہیں۔

☆☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شاعر کی نوا ہو کہ مغنّی کا نفس ہو

جس سے چمن افسردہ ہو وہ بادِ سحر کیا

(علامہ اقبالؔ)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

الطاف حسین حالؔی کی ''مقدمہ شعر و شاعری'' کی اشاعت (۱۸۹۳ء) کے بعد اُردو شاعری میں جدید غزل کا آغاز ہوتا ہے۔ حالؔی نے اُردو شاعری کی جن اصناف پر نکتہ چینی کی ہے ان میں غزل بھی ہے۔ وزن، ردیف اور قافیہ پر بھی انہوں نے اعتراضات کئے ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں:

> ''شعر کے لئے وزن ایک ایسی چیز ہے جیسے راگ کیلئے بول۔ جس طرح راگ فی ذاتہ الفاظ کا محتاج نہیں اسی طرح نفس شعر وزن کا محتاج نہیں۔ اس موقع پر جیسے انگریزی میں دو لفظ مستعمل ہیں، ایک پوئٹری اور دوسرا ورس۔ اسی طرح ہمارے ہاں بھی دو لفظ استعمال میں آتے ہیں ایک شعر اور دوسرا نظم اور جس طرح ان کے ہاں وزن کی شرط پوئٹری کے لئے نہیں بلکہ ورس کے لئے ہے اسی طرح ہمارے ہاں بھی یہ شرط شعر میں نہیں بلکہ نظم میں معتبر ہونی چاہیے۔'' (۳۵)

لیکن بہر حال حالؔی کو وزن میں ایک خوبی یہ نظر آئی کہ وزن سے شعر کی خوبی اور اس کی تاثیر دو بالا ہو جاتی ہے۔ وزن کی طرح حالؔی نے قافیہ اور ردیف پر بھی اعتراض کئے ہیں۔ وہ قافیہ کی اہمیت وزن کی طرح نظم کے لئے ضروری جانتے ہیں۔ قافیہ اگر وزن کی طرح شعر کے حسن میں اضافہ کرے تو حالؔی اسے بھی محاسن شعر میں شمار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مگر قافیہ اور خاص کر ایسا جیسا کہ شعرائے عجم نے اس کو نہایت
سخت قیدوں میں جکڑ بند کر دیا ہے اور اس پر پھر ردیف اضافہ
فرمائی شاعر کو بلاشبہ اس کے فرائض ادا کرنے سے باز رکھتا ہے۔
جس طرح صنائع لفظی کی پابندی معنی کا خون کر دیتی ہے اسی طرح
بلکہ اس سے بہت زیادہ قافیہ کی قید ادائے مطلب میں خلل انداز
ہوتی ہے۔ (نتیجہ کے طور پر) پس درحقیقت شاعر خود کوئی خیال
نہیں باندھتا بلکہ قافیہ جس خیال کے باندھنے کی اسے اجازت
دیتا ہے اس کو باندھ دیتا ہے ..... الغرض وزن اور قافیہ جن پر
ہماری موجودہ شاعری کا دارومدار ہے اور جن کے سوا اس میں کوئی
خصوصیت ایسی نہیں پائی جاتی جس کے سبب سے شعر پر شعر کا
اطلاق کیا جا سکے۔ یہ دونوں شعر کی ماہیت سے خارج ہیں۔ (۳۶)

حالؔی کے اعتراضات کے جواب میں بہت سی دلیلیں جمع کی جا سکتی ہیں۔ مگر اختصار مقصود ہے اس لئے بیگم صالحہ عابد حسین کا یہ اقتباس پیش کر کے اکتفا کیا جاتا ہے:

''یہ بات نہ بھولنی چاہیئے کہ حالؔی مقلّد نہیں مجتہد نہیں، جدید غزل
کے موجد ہیں، امام ہیں۔ جدید غزل میں ان کے خیالات اور فکر پر
ضرور اثر پڑا ہے مگر ظاہری لباس اور حسن وہی رہا۔ معنی بدلے ہیں
صورت نہیں۔'' (۳۷)

بیگم صاحبہ کا یہ کہنا بہت اہم ہے کہ اگرچہ جدید غزل میں حالؔی کے حوالے سے موضوعات پر اثر پڑا مگر غزل کا ظاہری لباس اور حسن وہی رہا یعنی اگرچہ فکر کی حد تک غزل میں جدت آ گئی مگر غزل کی ہیت وہی رہی یعنی کلاسیکی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جدید غزل جسے اپنے وقت کے نقادانِ فن نے نئی غزل بھی کہا ہے کے بارے میں پروفیسر صدیق الرحمان قدوائی لکھتے ہیں:

"تاریخ ادب کے تسلسل میں اگر آج غزل کو دیکھا جائے تو اس کے چار اہم پیش رو فانیؔ، اصغرؔ، حسرتؔ اور جگرؔ نمایاں نظر آتے ہیں۔" (۳۸)

اِن چار شعراء کو جدید غزل کے ستون قرار دیا گیا ہے۔ اس عہد میں اگرچہ ریاضؔ، جلیلؔ، عزیزؔ، ثاقبؔ، صفیؔ اور آرزوؔ بھی ہیں جنہیں کسی بھی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ سب اس روایت سے وابستہ ہیں جس نے غزل کے کلاسیکی اور جدید دور کے درمیان ایک کڑی کی حیثیت حاصل کر لی تاہم اس دور کے نمائندہ شعراء فانیؔ، اصغرؔ، حسرتؔ اور جگرؔ ہی ہیں۔

جدید غزل کے ہیتی نظام کا تعین کرنے کے سلسلے میں ہمارے لئے ان چاروں شعراء کا جائزہ لینا مشکل ہے اس لئے بعض امتیازات اور خصوصیات کی بنا پر جائزے کے لئے حسرتؔ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس جائزے میں بھی وہی اہتمامات رکھے گئے ہیں جو گذشتہ جائزوں میں قرار پائے۔

میرے پیش نظر کلیات حسرتؔ موہانی [۳۹] از حسرت موہانی ہے۔ اس کلیات میں زمانے کے اعتبار سے حسرت کی غزلوں کو مختلف حصص میں ترتیب دیا گیا۔ میں نے اختصار اور آسانی کیلئے دیوانِ حسرتؔ کے حصہ اول کا انتخاب کیا ہے۔ اس پوری کلیات میں حسرتؔ کی 700/ سے زیادہ غزلیں ہیں۔

جہاں تک حسرت کی غزلوں کے عروضی نظام کا تعلق ہے اس سلسلے میں دیوانِ اول کی 100/ غزلوں کے بعد جن اہم اوزان کا میں نے پتہ لگایا ہے ان کی تفصیل اور فیصد ذیل میں درج ہے:

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نمبر	وزن	تعداد (100 میں سے)	فیصد
(۱)	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	20/بار	20/فیصد
(۲)	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	19/بار	19/فیصد
(۳)	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	13/بار	13/فیصد
(۴)	فاعلاتن مفاعلن فعلن	12/بار	12/فیصد
(۵)	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	09/بار	09/فیصد
(۶)	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن	08/بار	08/فیصد
(۷)	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	06/بار	06/فیصد

☆☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حسرتؔ موہانی کے کثرت سے برتے ہوئے اوزان کا ولیؔ، میرؔ، غالبؔ اور اقبالؔ کے برتے ہوئے اوزان سے ایک تقابلی جائزہ:

نمبر	وزن	ولیؔ	میرؔ	غالبؔ	اقبالؔ	حسرتؔ
(۱)	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	12%	22%	34%	4.46%	20%
(۲)	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	03%	07%	9%	08%	19%
(۳)	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	12%	06%	21%	16%	13%
(۴)	فاعلاتن مفاعلن فعلن	29%	16%	10%	.89%	12%
(۵)	مفعول فاعیل مفاعیل فعولن	09%	04%	14%	4.46%	09%
(۶)	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن	02%	13%	2.5%	7.14%	08%
(۷)	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	02%	02%	1%	7.14%	06%

اس تجزیے کے بعد مندرجہ ذیل نتیجہ برآمد ہوتا ہے:

۱.....وزن نمبر ۱ر کو ولیؔ، میرؔ، غالبؔ اور حسرتؔ نے خاصی تعداد میں برتا ہے۔ یہی وزن حسرتؔ کا مرغوب وزن ہے۔

۲.....حسرت نے بھی وہی اوزان کثرت سے برتے ہیں جن کو قدما مرغوب تصور کرتے تھے۔

۳.....حسرت کے عروضی نظام میں قدما کے عروضی نظام کے مقابلے میں کوئی جدت، تازگی یا توسیع کا پتا نہیں چلتا۔

۴.....جدید غزل میں بھی وہی اوزان برتے گئے ہیں جنہیں قدیم غزل کا خاصا سمجھا جاتا ہے۔ یعنی دور جدید کی غزل میں اگرچہ فکر اور موضوعات کی سطح پر توسیع ہوئی، عروض وہی رہا جو مروجہ تھا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اس سے بہ آسانی یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مذکورہ اوزان ہر دور میں اس لئے مقبول رہے ہیں کیونکہ یہ ہندوستانی موسیقی کے مزاج کے قریب اور ہم آہنگ ہیں۔

عروض کی طرح ردیف کے برتاؤ میں بھی حسرتؔ کے یہاں قدما کی تقلید ملتی ہے۔ مثلاً انہوں نے وَن اور ے کی ردیفیں زیادہ برتی ہیں۔ان کی فیصد حسب ذیل ہے:

ردیف یائے.....38/فیصد

ردیف الف.....24/فیصد

ردیف ن.....13/فیصد

غزل میں غنائیت کے نقطۂ نظر سے اس شاعر کو کامیاب تصور کیا جاتا ہے جس کی ردیفیں قافیوں سے ہم آہنگ ہوں۔ اس سلسلے میں شاعر کے ذہن کو رد و قبول کی سخت آزمائش سے گذرنا پڑتا ہے۔ قافیہ تنوع کی گنجائش فراہم کرتا ہے لیکن ردیف کی مقررہ شکل کی تکرار ضروری ہے۔

شاعر کے لئے اس رمز سے واقفیت ضروری ہے کہ مصوتے قافیوں کے اختتام پر آئیں تو صوتی گرہ زیادہ کامیابی کے ساتھ لگائی جاسکتی ہے بمقابلہ اس کے کہ یہ ردیف کا پہلا جزو ہوں۔ حسرتؔ کی مذکورہ سو (۱۰۰) غزلوں میں مصوتوں پر ختم ہونے والے قافیوں کی تعداد ۶۵ ہے۔ یعنی الف پر ختم ہونے والے قافیوں کی تعداد ۲۴، (و) پر ختم ہونے والے قافیے ۳ اور یائے پر ختم ہونے والے قافیوں کی تعداد ۳۸ ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک معقول اوسط ہے اور حسرت اس فن سے پوری طرح واقف تھے۔

جہاں تک ہیت کا تعلق ہے غزل کی روایت کا تقاضا یہی ہے کہ ردیف اور قافیہ میں اس طرح کا امتزاج رکھا جائے کہ غزل صوتی آہنگ کی ایک زنجیر بن جائے۔ ردیف اور قافیہ کے امتزاج اور ہم آہنگی کے سلسلے میں یہ بات بہت اہم ہے کہ جس قدر قافیوں کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اختتام مصوتوں پر ہو جائے اسی قدر غزل میں غنائیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ حسرتؔ کے یہاں ۱۰۰ غزلوں میں الف کے قافیے کی دس (۱۰) غزلیں ہیں اور یائے کی ردیف کی ۷ غزلیں ایسی ہیں جن کے قافیوں کا اختتام مصوتوں پر ہوتا ہے۔

حسرتؔ موہانی کے عہد میں روایت اور تجربے کی شدید کشمکش تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب اُردو شاعری نے موضوع، مواد اور ہیئت کی ہر سطح پر تجربے اور تبدیلی کی طرف پیش قدمی کی۔ حسرتؔ کا اپنے دور کے ادبی منظر نامے سے بے نیاز رہنا مشکل تھا چنانچہ انہوں نے بھی ہیئت کے تجربوں کی طرف پیش قدمی کی۔ بقول عنوان چشتی:

> ''انہوں نے اگرچہ کم تجربے کئے لیکن وہ بہت اہم ہیں۔ حسرتؔ کی شاعری میں دو طرح کے تجربے ملتے ہیں۔ یہ تجربے ہندی اصناف و اسالیب اور مغربیت ہیئتوں کو اپنانے کی صورت میں نظر آتے ہیں ..... حسرتؔ اپنے سماج کے ایک ایسے باشعور شاعر تھے جو اس سے پوری طرح وابستہ بھی تھے۔ اس لئے ان کا اپنے دور کے تجربوں سے متاثر ہونا ناگزیر تھا چنانچہ انہوں نے غزل سے ہٹ کر تجربے کئے.....'' ۴۰

دراصل غزل کی ہیئت میں تبدیلی ممکن نہیں لیکن اس کی زبان اور مضامین میں ایسی تبدیلیوں کو راہ دی جاسکتی ہے جو غزل کے روایتی مزاج کو یکسر بدل دیں۔ غزل کی ہیئت کو تبدیل کرنے کی سب سے بڑی کوشش مظہر امام نے کی۔ انہوں نے آزاد غزل کی بنیاد تو ڈالی مگر اس صنف کو کوئی خاص مقبولیت حاصل نہ ہوسکی۔

نظیر صدیقی نے جدید غزل کے بنیادی رجحانات کی وضاحت یوں کی ہے:

> ''جدید غزل میں دو بنیادی رجحانات واضح ہیں ..... (۱) جدید

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُردو نظم سے قربت (۲) ہندی گیت سے قربت۔ ان دونوں رجحانات کا نتیجہ غزل میں غزلیت کا خاتمہ ہے۔ جدید غزل گوؤں کی خاصی بڑی تعداد ان دو رنگوں کو اپنائے ہوئے ہے۔ اس سے نہ غزل کو فائدہ پہنچ رہا ہے نہ غزل گو شعرا کو۔ نہ غزلوں میں اچھے شعر نظر آتے ہیں، نہ غزل گو شعراء کے یہاں دل آویز انفرادیت پیدا ہو رہی ہے۔ غالبؔ سے لے کر اقبالؔ تک، حسرتؔ سے لے کر فراقؔ تک، فیضؔ سے لے کر فرازؔ تک، ناصرؔ کاظمی سے لے کر منیر نیازیؔ تک، امتہ الرؤف نسرین سے لے کر پروین شاکرؔ تک اہم غزل گو شعراء اور شاعرات کے کسی بھی گروپ کو لے لیں آپ دیکھیں گے کہ ان شعراء یا شاعرات نے غزل میں بہت سی تبدیلیاں یا اضافے کئے لیکن غزل کی غزلیت کو محفوظ یعنی اس کے بنیادی مزاج کو برقرار رکھتے ہوئے، انفرادیت کی تشکیل و تعمیر کے لئے روایت سے انحراف لازمی نہیں بلکہ روایت کے بہترین عناصر کو اپنے اندر جذب کر کے ان میں اپنی شخصیت اور اپنے مزاج کو سمو دینے سے وہ انفرادیت پیدا ہوتی ہے جس کی بنا پر شاعر پہچانا بھی جاتا ہے اور پوجا بھی جاتا ہے۔'' [۴۱]

جدید غزل میں روایت کے احترام کے ساتھ ساتھ انفرادیت اور جدّت کے جوہر سے غزل کو سنوارنے کی سب سے بڑی کوشش ناصر کاظمی نے کی ہے۔ گذشتہ بتیس (۳۲) سال کے اندر برِ صغیر میں جو غزل گو شعرا منظر عام پر آئے ان میں سب سے محترم اور معتبر آواز ناصرؔ کاظمی کی مانی گئی ہے۔ یوں تو کلاسیکی شاعری کے گہرے اثرات کے باوجود

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

زبان، موضوع اور لہجے کے اعتبار سے ناصؔر کاظمی کی انفرادیت قابلِ شناخت ہے۔ (برگ نے) روایت سے بغاوت کو اپنا نشانِ امتیاز بنانے کے باوجود ناصر کاظمی نے ان کی بعض غزلوں میں زبان اور نفسِ مضمون دونوں کے اعتبار سے خوبصورت تجربے کا ثبوت دیا ہے۔ ان کی تخلیقی توانائی نہ صرف برقرار رہتی ہے بلکہ جگہ جگہ پھوٹی پڑتی ہے۔ (دیوان) وہ جس جرأت کے ساتھ نئے موضوعات کو شاعری میں راہ دیتے ہیں اتنی ہی خوداعتمادی کے ساتھ اپنی زبان یا اپنے محاورے میں بات کرتے نظر آتے ہیں۔

ان کی بہت سی غزلیں قافیہ پیمائی کا تاثر دیتی ہیں لیکن یہ قافیہ پیمائی سلیقے کی چیز ہے اور ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔ ناصؔر نے زیادہ غزلیں چھوٹی بحروں میں کہی ہیں لیکن ان کی تخلیقی توانائی لمبی بحروں میں بھی اپنا اعجاز دکھا گئی ہے۔ ''پہلی بارش'' کے عنوان سے ناصؔر نے غزل مسلسل کا ایک خاص تجربہ کیا۔

جدید دور کی غزل کا مستقبل کیا ہے؟ اس پر بہت بحثیں ہو رہی ہیں۔ اس کی بقاء اس کی مقبولیت اور اس کے احیاء کے بارے میں مختلف رائیں دی جا رہی ہیں۔ ''سلیم احمد نے ''فنون'' کے جدید غزل نمبر میں جدید غزل پر گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''جدید غزل ایک بے کلچر معاشرے کی پیداوار ہے۔ ہم اپنا پرانا کلچر گم کر چکے ہیں اور نیا ہم نے ابھی پیدا نہیں کیا۔ اس لحاظ سے جدید غزل صرف ایک خلا میں سانس لے رہی ہے۔''

ساحل احمد جدید غزل کے مستقبل اور اس کے بقا کے بارے میں پر امید ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

> ''.....آج کے شعرا میں ناصر کاظمی، ظفر اقبال، باقؔی، سلیم احمد، باقر مہدی، کمار پاشؔی، احمد فرازؔ، وزیر آغاؔ، خلیل الرحمٰن اعظمی، ساقی فاروقی، مجید امجدؔ، شکیب جلالی، شہزاد احمد، شہریار،.....محمد علویؔ، منیؔر نیازی.....، مخمور سعیدی، شمس الرحمٰن فاروقی، سلطان اختر، ندا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

فاضلی، عادل منصوری، حامدی کشمیری، کرشن موہن وغیرہ کی غزلوں میں استفہامی رویہ کے ساتھ ذہنی و نفسی رویوں کی اصطلاحیں مروج ہوئی ہیں جس میں جذباتی بیان کی اصالت موسیقائی فکر کی غنائیت اور اشیاء وغیر اشیاء کے آزادانہ اظہار کا ذکاوتی آہنگ بھی موجود ہے۔ جن میں بعضوں نے زندگی اور زندگی سے متعلقہ معاملات میں ہوئے تجربات کو لفظی لباس دینے میں کلاسیکی حسن کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ غیر متصورانہ استفہام کے ساتھ ماورائی اصلیت وصداقت کو بھی الفاظ کی تہوں میں منعکس کیا ہے۔ اسی کے ساتھ ان شعرا نے سیار و ثوابت، زمین و خلا، ماضی و حال اور وقت کے نئے علائم و ایما میں استعمال کیا۔ تلاش کی نئی سمتوں اور جہتوں کا تعین کیا ہے۔ جسے داخلی شعور سے وابستہ رکھنے پر اور اس کے داخلی اظہار پر خاصہ زور صرف کیا.....

ان ہم عصروں نے نئے لفظوں کی اختراع میں، تراکیب بنانے میں قافیہ سازی میں، متروکات کو قبول کرنے میں، فرسودہ روایتوں سے بغاوت کرنے میں، نا مطبوع اور ہندی بحروں کے استعمال میں اپنا تمام ذہنی و فکری، حسی، لمسی، سماعی اور غیر سماعی رویہ کا استعمال کیا۔ جن کے مطالعہ سے کل اور آج کی غزلیہ شاعری کا پازیٹو عکس منور ہوتا ہے اور غزل کی نئی رفعتوں اور نئی وسعتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔

غزل کو ہر دور میں نئے کلچر کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونا پڑا۔ غزل کی عظمت اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بقا کا راز خود اس کی صوری و معنوی اوصاف میں ہے جن کے سبب یہ ہر قسم کے خیالات اور احساسات کو جذبی و فکری دائرے میں منظم کر سکتی ہے جس میں بُوقلمونی کی وہ سب خصوصیات بہم ہوتی ہیں جو قاری اور ناظر دونوں کے لئے حیرت و استعجاب کا سبب بنتی ہے۔ ''رنگوں کی یہ بوقلمونی آہنگ احساس اور آہنگ سماعی میں ربط و انضباط کی خوبی مرتسم کرتی ہے جس کے باعث ایک خاص نوع کی کیفیت اجاگر ہوتی ہے۔''

☆☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ڈھونڈے ہے اُس مغنّیٔ آتش نفس کو جی
جس کی صدا ہو جلوۂ برقِ فنا مجھے

(غالبؔ)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اختتامیہ

موسیقی کیا ہے؟ اس بارے میں مشرق و مغرب میں مختلف خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ موسیقی سے متعلق ایک مشترک تعریف یہ ہے کہ موسیقی خیال یا احساس کو ظاہر کرنے اور جذبات کو متاثر کرنے کے لئے آوازوں کو ترتیب دینے کا فن ہے۔ ان آوازوں کا خوشگوار ہونا لازمی ہے۔ فنی نقطۂ نظر سے موسیقی کے عناصر ترکیبی یہ ہیں: ۱..... میلوڈی یعنی ایک سُر پر ارتکاز۔ ۲..... ہارمونی یعنی دو یا دو سے زیادہ سُروں کا بیک وقت بجنا۔ ۳..... زیر و بم (Pitch) اور ۴..... لَے (Rhythm)۔ دنیا میں قدیم زمانے سے موسیقی کے مختلف نظام رائج ہیں جن میں ہندوستانی موسیقی اور مغربی موسیقی دو بڑے اور اہم نظام ہائے موسیقی ہیں۔ یہ نظام اپنے امتیازات اور اپنی خصوصیات کی بنا پر معروف ہیں۔

موسیقی کی اہمیت اور افادیت کے بارے میں قدیم زمانے سے ہی مختلف نظریات کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ قدیم زمانے میں موسیقی کی افادیت عبادت، جنگ، فتح اور روحانی جذبات کو برانگیخت کرنے تک محدود سمجھی جاتی تھی۔ افلاطون نے جہاں موسیقی کو انسانی ضرورت قرار دیا وہیں اسے ایک صنعت کا درجہ دے کر اس کی آزادی کو سلب کیا۔ یورپ میں نقدِ فن کے اصولوں میں کلاسیکی قدامت کے خدوخال بہت دیر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تک کارفرما رہے۔ یہاں تک کہ نوکلاسیکی دور میں فنون کی تکمیلیت اس خیالی جمالی فطرت کو قرار دیا گیا جو فطرت کے اندر حسن حقیقی کے اصولوں کے عین مطابق ہو۔ جمالیاتی نظریات میں بھی قدامت پرستی کا رجحان بہت حد تک غالب رہا۔ یورپی تنقید کے ایک وسیع دور میں فنونِ لطیفہ سے دلچسپی یا وجہ ذوق کے تین درجات کا پتہ چلتا ہے۔ نظریۂ عملیت، نظریۂ فطرت پرستی، جمالیاتی ذوق یا ہیئتی نظریۂ فن۔ ان میں سے مؤخر الذکر نظریہ میں ہی فن کو ایک خود مختار تخلیق اور ایک نامیاتی اکائی تصور کیا گیا۔ چنانچہ موسیقی کی حقیقی قدر کو اس کے جمالیاتی جوہر میں ہی مضمر مانا گیا۔ اس طویل سلسلۂ نقد میں بہت سے نظریہ سازوں نے اپنے اپنے نظریات سے موسیقی کی قدر کا تعین کیا لیکن سب سے زیادہ متاثر کن نظریہ ۱۹ ویں صدی میں جمالیات میں ایک نئے اضافے کے ساتھ شروع ہوا جس کے نتیجے میں موسیقی کو ایک تجریدی فن مانا گیا اور اس کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ جمالیات کے حوالے سے ہی لگانے پر اصرار کیا گیا کیونکہ جمالیات اپنے آپ کو فن پارے کے حسن میں ظاہر کرتی ہے اور یہی حسن فنکار کی تخلیقی قوت اور اثر پذیر سامع کے جمالیاتی تجربے سے ایک جمالیاتی شئے بن جاتا ہے۔ جمالیاتی نظریہ سازوں نے جذباتی نظریات سے انحراف کر کے موسیقی کو ایک اظہاری ہیئت کی مخصوص مثال قرار دیا اور موسیقی کے جذباتی پہلوؤں کو غیر جمالیاتی مانا۔ جمالیاتی تصور میں یہ مانا جاتا ہے کہ سروں کے مرکب حسی مادہ کی علامت ہوتے ہیں۔ جمالیات میں نفسیاتی نقطۂ نظر اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ چنانچہ موسیقی اپنی بلیغ ہیئت کی وجہ سے انسانی عمل کی ایک مخصوص اور خود رو دنیا ہے جو دوسرے عوامل سے آزاد ہے۔ یہ تعقل اور حس کے درمیان ہم آہنگی کی ایک لطیف علامت ہے۔ چنانچہ موسیقی کے مقابلے میں کوئی اور فن مؤقر ترکیب پانے کا اہل نہیں کیونکہ موسیقی کی تخلیقی سمت جو زیادہ گہرے اور پنہاں ہوتے ہیں ایک ایسی فضا سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خروج حاصل کرتے ہیں جس میں فرد اور اجتماع ایک غیر منقسم ترکیب پاتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے دیکھنے کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ موسیقی نہ صرف فنکار کے موسیقیانہ خیالات کی مظہر ہوتی ہے بلکہ ان اجتماعی مقاصد کی بھی ترجمانی کرتی ہے جو اس کی تخلیق اور ترتیب میں معاون ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ زندگی کی ''لَے'' اور رفتار کے علاوہ روح کی آرزوئیں اور میلانات بھی جو حاشیۂ شعور میں بھی داخل نہیں ہوتے موسیقی میں بیان ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ موسیقی ہمیں زندگی کی بے آہنگیوں سے نجات دیتی ہے۔

جیسا کہ مذکور ہے کہ دنیا میں موسیقی کے دو بڑے نظام رائج ہیں۔ ہندوستانی موسیقی اور مغربی موسیقی۔ ہندوستان راگ راگنیوں کا ملک کہلاتا ہے۔ موسیقی یہاں کے تمدن کا ایک اساسی عنصر ہے۔ ہندوستانی موسیقی کو اپنے بعض امتیازات کی بنا پر ہندوستانی تہذیب کے تشخص کے طور پر مانا جاتا ہے۔ میلوڈی یعنی ایک سُر پر ارتکاز' راگوں اور تالوں کا وسیع اور ہمہ جہت نظام ہندوستانی موسیقی کی اہم خصوصیات ہیں۔ ہندوستانی موسیقی کو سنگیت کہتے ہیں۔

ہندوستانی موسیقی کے عناصر میں میلوڈی کے تصور سے ہی تان اور آلاپ کی خصوصیت اور امتیاز پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح مغربی موسیقی میں ہارمونی یعنی دو یا دو سے زیادہ سُروں کا بیک وقت برتاؤ ایک اہم اور بنیادی عنصر ہے۔ ہندوستانی موسیقی اور مغربی موسیقی کے تقابل کے بعد یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ہندوستانی موسیقی ایک سُر کی انفرادیت کی وجہ سے منفرد ہے جس کے نتیجے میں یہاں نہ کوئی سمفنی آرکسترا ہے' نہ کوئی بڑا اوپیرا اور نہ ہی گروہی موسیقی جو عام طور پر مغرب میں ہے۔ ان نظام ہائے موسیقی کے علاوہ عربی موسیقی جو عجمی' ایرانی موسیقی کے تفاعل سے ایک نئی ساخت سے متشکل ہوئی اور ایرانی موسیقی اہم ہیں۔ موسیقی کے ان نظاموں میں بھی سُر کی انفرادیت برقرار رکھی جاتی ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شاعری اور موسیقی کا رشتہ متعین کرتے وقت بہت سے لوازمات کو پیش نظر رکھنا پڑتا ہے۔ شاعری کا تخلیقی عمل ایک طلسماتی عمل ہے جسے ذوقی اور وجدانی سطح پر محسوس کیا اور کروایا جاسکتا ہے۔ شاعری کے اسرار میں سے ایک شاعری کی موسیقیت اور نغمگی بھی ہے جسے شاعری کی روح کہا جاتا ہے لیکن شاعری میں موسیقیت کیونکر پیدا ہوتی ہے اور شاعری اور موسیقی کا کیا رشتہ ہے اس پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ عام تجربات سے قطع نظر ایک مخصوص اور منفرد تخلیقی تجربہ' جو شاعر کے جذبہ و احساس اور فکر و دانش کی آمیزش اور آویزش کا نتیجہ ہوتا ہے' شاعری کا سبب بنتا ہے۔ یہ تخلیقی تجربہ لازمی طور پر موسیقیانہ اور نغماتی عناصر سے مزین ہوتا ہے۔ شاعر اس نغمہ بار تجربے کو جب شاعرانہ روایات اور اصولوں کے مطابق ترتیب دیکر الفاظ کے سانچے میں ڈھالتا ہے تو اُسے شاعری کہتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ شاعرانہ علم یا وجدان کا سب سے پہلا اثر ایک قسم کا سُریلا ارتعاش ہوتا ہے جو اپنی جائے وقوع کے سرچشموں کی گہرائیوں میں جنم لیتا ہے۔ یہ سُریلا ارتعاش اپنی ذاتی خصوصیت کی بنا پر فطری طور پر الفاظ کی خارجی ہیئت سے فوقیت حاصل کرتا ہے۔ موسیقی کی دو لازمی اور متفرق اور ممتاز نوعتیں ہیں۔ ایک درونِ روح وجدانی ارتعاش کی موسیقی۔ دوم لفظوں کی اور ان پیکروں کی موسیقی جن کے متحمل الفاظ ہوتے ہیں جو روح کے بیرون سے گذر کر خارجی دنیا میں چلی آتی ہے۔

لسانی نقطۂ نظر سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ لسانی ساخت میں تمام معنویات اور اکثر نحوی جزئیات کے لغوی معنی ہونے کے علاوہ رمزی معنی یا جذباتی بالائی لہریں بھی ہوتی ہیں جن کا ربط اشاروں سے ہوتا ہے جو مبہم اور نا قابلِ توضیح ہوتے ہیں۔ موسیقی میں البتہ اشارے نہیں ہوتے۔ یہاں میلوڈی یا ہارمونی کے تواتر یا آلاتی دُھن سے یہ اشارے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ موسیقی اور زبان میں شدت اور طوالت میں ممکنہ اختلاف

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کے ساتھ متواتر اور مختلف زیر بم کا استعمال مشترکہ ہے یعنی لسانی ساخت کے عروضی پہلو وہی ہوتے ہیں جن کی موسیقیانہ ساخت کے ساتھ قریبی مطابقت ہو۔ موسیقار زبان کے بنیادی عروضی نمونوں اور بول چال کی زبان سے ہی متاثر ہو کر بہترین ترتیب کاری کے فرائض انجام دے سکتا ہے۔ اسی طرح ایک شاعر کے لئے ضروری ہے کہ وہ موسیقی سے آہنگ حاصل کر کے حقیقی جواہر سے شعر میں حُسن پیدا کرے۔

شاعری کی موسیقی میں اصوات اور الفاظ کی غنائیت بے حد اہم ہے۔ شاعری میں دو طرح کی موسیقی کا سنگم ہوتا ہے' ایک مجرد آوازوں کی باقاعدہ ترتیب سے پیدا ہونے والی موسیقی اور دوسری بامعنی آوازوں یعنی لفظوں کی باقاعدہ ترتیب سے اُبھرنے والی لسانی موسیقی۔ حروف کی موسیقی مجرد آوازوں کی موسیقی ہے۔ نیز الفاظ' تراکیب اور مصرعوں کی موسیقی بامعنی موسیقی کے دائرے میں آتی ہے۔ اس بامعنی موسیقی میں مجرد آوازوں یعنی حروف کی موسیقی لازماً شامل ہوتی ہے۔ شعری آہنگ جذبے کے آہنگ (داخلی آہنگ) اور حروف و الفاظ وغیرہ کے آہنگ (خارجی آہنگ) کے امتزاج سے ہی اکائی بن جاتا ہے۔

وزن' شعر میں موسیقیت پیدا کرنے والا اہم عنصر ہے۔ وزنِ شعر کا تعلق ہی موسیقی اور ترنم سے ہے۔ شاعری کا موجود ہونا اصل میں وزن کی موجودگی کی دلیل ہے۔ بحر و وزن کے بہت سے فوائد ہیں مثلاً اس سے شعر (نظم) اور نثر کا بنیادی فرق واضح ہو جاتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ شعر میں جذبات کی بہترین ترسیل کے لئے موزونیت اور موسیقیت کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ وزن ذہن اور حافظے کو ایک نقطے پر مرکوز کر دیتا ہے تاکہ جذبہ اپنے آپ کو ضبط کے سانچے میں ڈھالے اور شعر کی جو خارجی صورت ظاہر ہوگی وہ اس کی فطرت ثانی معلوم ہو نہ کہ اس کے پاؤں کی زنجیریں۔ بحر و وزن کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ بعض بحور اور اوزان مخصوص جذبات و کیفیات سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

زیادہ موانست رکھنے کی بنا پر چند مخصوص مضامین اور خیالات کے اظہار کا ذریعہ بنا لئے جاتے ہیں تو آگے چل کر یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے کہ ان اوزان میں شعر کہتے ہوئے از خود ویسے ہی خیالات وارد ہوتے ہیں۔ ظاہراً وزن و بحر ہیئت کا خارجی عنصر ہے لیکن درحقیقت وزن تخلیقی تجربے کی بنیادی خصوصیت کا اسی طرح مظہر ہے جس طرح الفاظ' علامت اور پیکر یا زبان کی تمام مجازی شکلیں ہیں۔

وزن و بحر کے علاوہ قافیہ اور ردیف بھی شعر کی غنائیت کے دو اہم عناصر ہیں۔ قافیہ شعر کو خوش آہنگ بنانے کا ایک طریقہ ہے۔ وزن کے ساتھ شعر میں اگر قافیہ بھی ہو تو کلام نغمگی سے مزین ہو جاتا ہے۔ قافیہ کی موجودگی کی وجہ سے کلام کو یاد کرنا آسان تر ہو جاتا ہے اس کی وجہ غالباً یہی ہے کہ قافیہ کی وجہ سے شعر کے آہنگ میں مزید دل نشینی پیدا ہو جاتی ہے۔

ان سب عناصر میں سے وزن شعر کی ساخت کا ایک اہم تعمیری مواد ہے۔ اس لئے عروض کو اپنے کلچر کے موافق رہنا چاہیے۔ اُردو کا عروض اگرچہ عربی و فارسی سے مُستعار ہے لیکن اُردو میں وہ تمام بحریں مقبول نہ ہوئیں جو عربی اور فارسی میں قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ اُردو شاعری نے جن بحروں کو اپنی زبان اور قومی موسیقی کے مطابق پایا انہیں قبول کر لیا اور جن میں تکلف اور عدم مطابقت پائی انہیں رسماً اور تکلفاً برتا یا مسترد کر دیا۔ دکنی دور کی غزل ہمیں اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ اس عہد میں غزل کا اپنی مٹی سے رشتہ ٹوٹا نہیں تھا۔ دکنی غزل گو شعراء کے ادبی مزاج اور طرزِ فکر میں ہندوستانی ماحول' تصورات' معاشرت' تمدن' روایت اور ثقافت کی آئینہ داری ہوتی ہے۔ ان سب عناصر کے علاوہ سب سے نمایاں عنصر غزل کا وزن تھا جس کی بنیاد ہندوستانی اوزان پر استوار تھی۔ بعد کے ادوار میں ردو قبول کا عمل شروع ہوا اور فارسی و عربی اوزان اردو غزل میں در آئے۔ ان کی مقبولیت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ اوزان آٹھ سو سال سے مستعمل ہونے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کے سبب سے تاریخ کے ساتھ ساتھ اردو زبان کا ایک حصہ بن گئے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ یہ عروض ہمارے مزاج میں اس طرح رچ بس گیا ہے کہ ہمارے شعرا بغیر عروض جانے ان پر شعر موزوں کر لیتے ہیں۔ ہمارے قاری اور موسیقار عروضی علم کے بغیر انہیں موزوں پڑھتے اور گاتے ہیں۔ ورنہ اردو شاعری کو اس عروض سے نجات دلانے اور ہندی عروض کے قریب لانے کے سلسلے میں جو کوششیں کی گئی وہ بار آور نہ ہوتیں، وجہ یہی ہے کہ اس عروض کی حیثیت مُسلّم بن گئی ہے اور اس کے اوزان کی چولیں ہندوستانی سنگیت میں اچھی طرح بیٹھ گئی ہیں۔

وزن کا مقصد ہی شعر میں غنائیت پیدا کرنے کا ہے۔ اگر چہ کہا جاتا ہے کہ کوئی بحر زیادہ مترنم نہیں ہوتی بلکہ یہ خاصیت ہر بحر کا حقیقی جوہر ہوتا ہے۔ تاہم کچھ بحریں یا اوزان ایسے ہوتے ہیں جو موسیقیت یا غنائیت کے لحاظ سے زیادہ مقبول اور معروف ہوتے ہیں۔ ہم نے اپنے تجزیے میں دیکھا ہے کہ اردو عروض کے مختلف اوزان میں چند ہی ایسے ہیں جنہیں اردو شعراء نے بہت برتا ہے اور جن کی غزلیں موسیقاروں نے کثرت سے گائی ہیں۔ اگر چہ برتاؤ کے لحاظ سے ان اوزان کی اوسط مختلف شعراء کے یہاں مختلف ہے تاہم یہ اندازہ درست ہے کہ کچھ ہی ایسے اوزان یا بحریں ہیں جن کا بالعموم اور کثرت کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

ذیل میں وہ اوزان درج کئے جاتے ہیں:

۱.....	فاعلاتن مفاعلن فعلن	محذوف صورتوں کے ساتھ
۲.....	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	ایضاً
۳.....	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	ایضاً
۴.....	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن	ایضاً

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

۵..... مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن ایضاً

۶..... مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن ایضاً

۷..... فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ایضاً

۸..... فعولن فعولن فعولن فعولن ایضاً

۹..... متفاعلن متفاعلن تفاعلن متفاعلن

۱۰..... بحرِ میر

۱۱..... فاعلاتن فعلاتن فعلن ایضاً

۱۲..... فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن ایضاً

۱۳..... مفاعیلن مفاعیلن فعولن ایضاً

۱۴..... مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن ایضاً

۱۵..... مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن ایضاً

۱۶..... مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن ایضاً

مندرجہ بالا کے علاوہ ہندی کے کچھ معروف چھندوں کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ اردو غزل کی غنائیت اور موسیقیت کا تانا بانا انہی کے تار و پود سے تیار ہوتا ہے۔

وزن و بحر کے بعد ردیف کی کارفرمائی غنائیت میں اہم ہے۔ اردو میں سب سے جو زیادہ ردیفیں برتی گئی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہے:

(۱)..... یائے ۔(۲).....الف ۔(۳) .....ن ۔(۴)..... و۔ (۵).....م۔

(۶) .....ہ۔ ان میں ردیف یائے' الف' واورہ آلاپ میں طوالت پیدا کرنے میں عمد ثابت ہوتی ہیں اور م' ن' کی انفی آواز موسیقی میں ایک دل نواز کھنک پیدا کرتی ہے۔

اردو غزل کے تقریباً ہر دور میں غنائیت کے ان ہی عناصر کو بروئے کار لایا گیا ہے۔ یہ عناصر اپنی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اسی اوسط کے ساتھ اردو غزل کو موسیقیت سے مزین کرنے میں ہمیشہ کارفرما رہے ہیں۔

جہاں تک موسیقیت کا تعلق ہے بحر و وزن کا مقصد ہی شعر میں غنائیت کے جوہر سے تابناکی کا ماحول بنانا ہے۔ ہر قسم کی بحر موسیقیت سے معمور ہوتی ہے مگر اردو غزل نے انہی بحور کو قبول کیا ہے جو ہندوستانی موسیقی کے مزاج کے موافق ہیں۔ یعنی اردو غزل میں ہندوستانی موسیقی کا سب سے بڑا عنصر یہی اوزان ہیں جو اردو کے نہ ہوتے ہوئے بھی اردو کے بن کے رہ گئے اور غزل کی شناخت کے طور پر مانے گئے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ عروضی نظام ہی موسیقیت سے مطابقت رکھتا ہے۔ صوتی نقطۂ نظر سے فارسی اور اردو بحور کی موسیقی کے ذیل کے اجزاء ہیں:

۱.....طویل مصوتوں کی زیادہ گنجائش

۲.....چھوٹے مصوتوں کی ناگزیر کم سے کم تعداد

۳.....چھوٹے اور طویل مصوتوں کی ترتیب

۴.....مصوتوں اور مصمتوں کا تناسب۔

ان اوزان کے بعد اردو غزل میں ہندوستانی موسیقی کے ایک اور عنصر یعنی آلاپ کی گونا گونی کی شناخت مصوتے کے کثیر استعمال میں کی جا سکتی ہے۔ مصوتے جب ردیف کے آخر میں استعمال ہوتے ہیں تو موسیقار کو آلاپ میں گرہ لگانے میں وسیع امکانات ملتے ہیں۔ ہم نے معلوم کیا ہے کہ اردو غزل میں زیادہ تر ردیفوں کا اختتام حروف علت پر ہی ہوتا ہے جس کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستانی موسیقی کا یہ عنصر جسے ہم آلاپ یا ایک سُر پر ارتکاز (Melody) کہتے ہیں، اردو غزل میں ابتدا سے ہی کارفرما رہا ہے۔ یہی نہیں ہمارے غزل گو شعراء نے اپنی غزلوں میں زیادہ تر مصوتوں کے استعمال سے ہی کام لیا ہے اور مصوتوں اور مصمتوں کی دل آویز آمیزش سے اردو غزل کو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

غنائیت اور موسیقیت کا ایک مرکب بنا دیا ہے۔

اردو غزل میں ابتدا سے ہی تجربے کئے گئے لیکن ان تجربوں کی نوعیت فکری زیادہ تھی، ہیئتی کم۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اردو غزل کی ہیئت میں اتنے وسیع امکانات ہیں کہ کسی قسم کی فکر کو بھی بیان کیا جا سکتا ہے البتہ فکر کی جدت کو بیان و اسلوب کا لباس پہنانا شاعر کے خلوص اور زبان و بیان کے وسیع علم پر منحصر ہے۔ موجودہ غزل کا اپنا ایک منظر نامہ مرتب ہو رہا ہے جس کے بارے میں آنے والے ادوار میں رائے دینا موزون ہوگا۔

بہر حال غزل کا اپنا ایک خاصا ہے۔ اپنی ایک انفرادیت ہے، اپنی ایک پہچان اور شناخت ہے جسے غزلیت کہتے ہیں۔ اس غزلیت کا سب سے بڑا عنصر غزل کی ہیئت ہے۔ جب تک غزل کی ہیئت زمانے کے فکری انقلابات کی متحمل ہو سکتی ہے، غزل غزل رہے گی .....یعنی وہی قافیہ ردیف والی غزل، بحر و وزن پر کہی ہوئی غزل یعنی موسیقیت سے معمور غزل جو اردو شاعری کی پہچان ہے۔

☆☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حواشی

۱ :.....آواز اور آدمی

۲ :.....ایلیٹ کے مضامین

۳ :.....معنویت کی تلاش

۴ :.....میرؔ کی شعری لسانیات

۵ :.....درسِ بلاغت

۶ :.....کاشف الحقائق

۷ :.....تنقید سے تحقیق تک

۸ :.....آواز اور آدمی

۹ :.....ایلیٹ کے مضامین

۱۰ :.....عروض، آہنگ اور بیان

۱۱ :.....غالبؔ۔ شخص اور شاعر

۱۲ :.....ایلیٹ کے مضامین

۱۳ :.....اُردو کا اپنا عروض

۱۴ :.....درسِ بلاغت

۱۵ :.....ہماری شاعری، معیار و مسائل

۱۶ :.....اُردو گیت (تاریخ، تحقیق، اور تنقید کی روشنی میں)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

۱۷ :.....معنویت کی تلاش

۱۸ :.....لکھنؤ کی لسانی خدمات

۱۹ :.....تنقید سے تحقیق تک

۲۰ :.....آواز اور آدمی

۲۱ :.....درسِ بلاغت

۲۲ :.....اُردو غزل

۲۳ :.....اُردو اور ہندی کے جدید مشترکہ اوزان (پیش لفظ)

۲۴ :.....

(ا) غزل نمبر ا سے غزل نمبر ۹ ر تک:

''ابھی تو میں جوان ہوں''.....ملکہ پکھراج از ایچ۔ایم۔وی 1989ء

(ب) غزل نمبر ۱۰ ر سے غزل نمبر ۱۳ ر تک:

ایچ۔ایم۔وی 1992ء

۲۵ :.....

(ا) غزل نمبر ۱۴ ر سے غزل نمبر ۱۸ ر تک:

''انجمن''۔بہترین غزلیں.....از ویسٹن میوزک کیسیٹس (ہند) 1990ء

(ب) غزل نمبر ۱۹ ر سے غزل نمبر ۲۲ ر تک:/غزل نمبر ۲۹ ر اور غزل نمبر ۳۰:

''حسنِ غزل''۔اورینٹل میوزک کیسیٹس (Vol.II) بمبئی (ہند) 1990ء

(ج) غزل نمبر ۲۳ ر سے غزل نمبر ۲۶ ر تک:

''حسنِ غزل''۔اورینٹل میوزک کیسیٹس (Vol.I) بمبئی (ہند) 1992ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(د) غزل نمبر ۲۷ ر وغیرہ:

"ریڈیو پاکستان"

۲۶ :.....

(ا) غزل نمبر ۳۱ / سے غزل نمبر ۳۵ / تک:

"Encore 'Mehdi Hassan in Concert'

Concord Records - Calcutta, India

(ب) غزل نمبر ۳۶ / سے غزل نمبر ۳۸ / تک:

"The Best of Mehdi Hassan"

Mil Music India - 1984

(ج) غزل نمبر ۳۹ / سے غزل نمبر ۴۱ / تک:

"Live in India - Mehdi Hassan:

Music Trading Company Licence of

Music India Ltd. Bombay

۲۷ :..... غزل نمبر ۴۲ / سے غزل نمبر ۴۹ / تک:

"Gazal Noor Jehan

Concord Records Ltd. Culcutta, India

۲۸ :.....

(ا) غزل نمبر ۵۰ / سے غزل نمبر ۵۳ / تک:

"The Best of Begum Akhtar" T - Series India

(ب) غزل نمبر ۵۴ / سے غزل نمبر ۵۶ / تک:

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

The Golden Collections of Begum Akhatar

Cassette 2, H. M. V. India 1992

۲۹ :.....غزل نمبر ۵۷ر سے غزل نمبر ۶۷ر تک:

Golden Greats of K. L. Sehgal

Vol.5 - T Series, India

۳۰ :.....

(ا) غزل نمبر ۶۸ر سے غزل نمبر ۷۲ر تک:

Gulsitan Vol.II, Farida Khanam

Music Today - New Delhi - 1991

(ب) غزل نمبر ۷۳ر سے غزل نمبر ۷۸ر تک:

Gulistan Vol. I

(ج) غزل نمبر ۷۹:

H.M.V India -1990

(د) غزل نمبر ۸۰ر سے غزل نمبر ۸۵ر تک:

Concord Records - Culcutta, India

۳۱ :.....غزل نمبر ۸۶ر اور ۸۷

Sahil Gazals, Muni Begum

Western Music Cassettes India - 1990

۳۲ :.....غزل نمبر ۸۸ر سے غزل نمبر ۹۳ر تک:

Jazbat - Tahira Syed

Concord Records - India

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

۳۳ :.....غزل نمبر ۹۴ رسے غزل نمبر ۹۹ رتک:

Gulistan Vol. III,

Music Today, India

۳۴ :.....فلم ''نکاح''

۳۵ :.....مقدمہ شعروشاعری

۳۶ :.....مقدمہ شعروشاعری

۳۷ :.....اُردو غزل

۳۸ :.....ایضاً

۳۹ :.....کلیاتِ حسرت موہانی از حسرت موہانی 1977۔
شفیق بُک ڈپو اُردو بازار جامع مسجد دہلی

۴۰ :.....معنویت کی تلاش

۴۱ :.....تخلیقی ادب۔ عصری مطبوعات کراچی پاکستان۔

۴۲ :.... اقبال کی غزل

☆☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کتابیات

۱.....ابنِ خلدون (مترجمہ مولانا راغب دہلوی).....مقدمہ ابنِ خلدون
(جلد اول) اعتقاد پرنٹنگ ہاؤس دہلی 1987ء

۲.....اثر، سید امداد (ترجمہ ڈاکٹر وہاب اشرفی).....کاشف الحقائق
ترقی اُردو بیورو۔ دہلی 1982ء

۳.....ادیب، مسعود حسین رضوی.....ہماری شاعری، معیار و مسائل (طبع نہم)
کتاب نگر۔ لکھنؤ 1964ء

۴.....اشرفی، سمیع اللہ (ڈاکٹر).....اُردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان
جمال پرنٹنگ پریس دہلی 1984ء

۵.....جمیل جالبی (مرتبہ و مترجمہ).....ایلیٹ کے مضامین
ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس دہلی 1987ء

۶.....جین، گیان چند.....اُردو کا اپنا عروض
انجمن ترقی اُردو ہند، دہلی 1990ء

۷.....حسین، قاضی افضال.....میر کی شعری لسانیات
نشاط پریس ٹانڈہ، فیض آباد، یوپی 1983ء

۸.....عنوان چشتی.....معنویت کی تلاش
رنگ محل پبلیکیشنز، مظفر نگر، یوپی 1983ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

۹.....ایضاً.....تنقید سے تحقیق تک

۱۰.....ایضاً.....عروض اور فنی مسائل

لبرٹی آرٹ پریس، دریا گنج دہلی 1985ء

۱۱.....غضنفر، حبیب اللہ.....اُردو کا عروض

غضنفر اکادمی کراچی (پاکستان) 1980ء

۱۲.....فاروقی، شمس الرحمٰن.....درسِ بلاغت

ترقی اُردو بیورو دہلی 1981ء

۱۳.....ایضاً.....عروض آہنگ اور بیان

کتاب نگر۔ الہ آباد 1977ء

۱۴.....ایضاً.....شعر، غیر شعر اور نثر

شب خون کتاب گھر، الہ آباد 1973ء

۱۵.....کامل قریشی (مرتبہ).....اُردو غزل

اُردو اکادمی، دہلی 1987ء

۱۶.....کھلر، کے۔ کے.....امیر خسرو اور ہمارا مشترکہ کلچر

سیمانت پرکاش، دہلی 1983ء

۱۷.....مجنون گورکھپوری.....غالبؔ۔ شخص اور شاعر

ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ 1976ء

۱۸.....محمد حسن.....دہلی میں اُردو شاعری کا تہذیبی اور فکری پس منظر

(1707ء سے 1800ء تک)

ادارۂ تصنیف علی گڑھ 1964ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

۱۹.....مغنی تبسم.....آواز اور آدمی

نیشنل فائن پرنٹنگ پریس حیدر آباد 1983ء

۲۰.....ندوی، حامد اللہ.....لکھنؤ کی لسانی خدمات

اجمال پریس، بمبئی 1975ء

۲۱.....نیاز احمد، بسم اللہ.....اُردو گیت۔ تاریخ، تحقیق اور تنقید کی روشنی میں

مکتبہ نیا دور کراچی۔ پاکستان

☆☆☆

شعری مجموعے

۱۔ اقبالؔ.....کلیاتِ اقبال

ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ 1975ء

۲۔ اکبر حیدری (مرتبہ).....دیوانِ میرؔ

جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی سرینگر 1973ء

۳۔ حسرت موہانی.....کلیاتِ حسرت موہانی

شفیق بک ڈیپو جامع مسجد دہلی 1977ء

۴۔ نقوی، نور الحسن (مرتبہ).....دیوانِ غالب

مکتبۂ الفاظ مسلم یونیورسٹی مارکیٹ علی گڑھ 1986ء

۵۔ ہاشمی۔ سید نور الحسن (مرتبہ).....کلیاتِ ولیؔ

انجمن ترقی اُردو دہلی 1945ء

○○○

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri